

U/1202

لعل  
♡

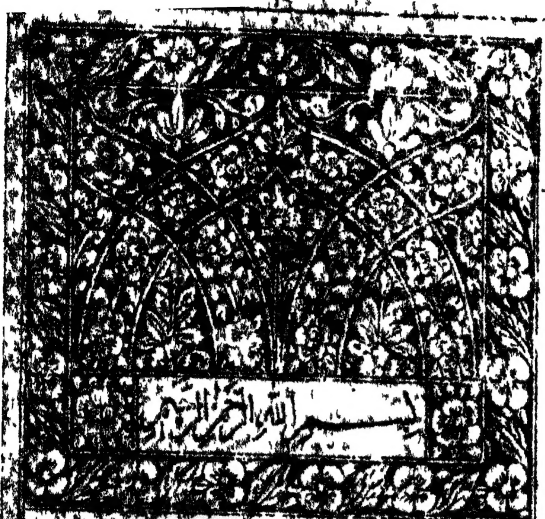




ایمان الکریم محمد بن علی

الکریم محمد بن علی

محمد بن علی



الحمد لله الاحد الصمد الذي اظهر من حور اسماؤه  
 الالهية صفات الكونية واعيان الملكات وترتفع  
 وتجل بانواع التجليات والصلوة الطيبة والتجارات  
 الزاكية على قائل من برآفي تقدير ابي الحق فهو مظهر  
 جامع لجميع الاسماء والصفات وعلى الله المقصد من  
 واصحابه للمهندسين الذين من اقتدى بهم اهتدي  
 للسبيل البجاة صلوة الله وسلامه عليهم اجمعين  
 اما بعد فخير الراجي الى رحمة الله العلي شاه سيف الدنيا  
 الشاه الذي البصيرة الهية كنهات كذا كذا  
 فنان كعبه دين واما ان سلطان العباد في الدنيا

مصنف





ہم جو نہایت کی زمانہ کی کریموں پر قرار سن شیخ ابوالفتح محمد  
 بن سید کے ساتھ ملوہ گریو اور سہا بہ کو سر اور سہی کہ جیسے شہسوار  
 سے عروہ ملو اظہار حبشی سے غیب کے خلوت خانہ میں شاہ  
 ذاکر الہ کے کرشمے کو نظر اجمالی پالبا اور الباشکر جو بندہ سن کے  
 دارن کے خوار و زمین بہ بہ آئین شکر کفر کا ہر مذہب نام کا رچند ہو کر  
 ظاہر و دہن نصیب دینے والے کے تالین ہے جسے ابریا میں نصیر  
 اور سید باران تجلیات آئین و باطن علی پر برکے راہیں حسن سابق  
 کہ زکوہ حکم کا توہید اعطاء فی خیر جہا کے ظاہر ہوئے کی  
 اس تہذیب بخشی اور جو اہل مشرک اراکات کے اور نازین خلوت خانہ  
 لامکان کے شمار ہون کہ مستغنیہ باطلان کے روح کا ہر ایک کے

یہ سید کا نام ہے  
 ابوالفتح محمد بن سید  
 جو کہ ایک عالم و فاضل  
 تھے اور ان کے ہاں  
 علم و فضل کا دریا بہا  
 تھا اور ان کے ہاں  
 علم و فضل کا دریا بہا  
 تھا

اس کی چمک ہے اور لاکھ کھفے تجلیات بسیار دیباہ کے اور شہساز  
 سرورہ کوئین کے جناب میں قبول ہوں کہ جسکے انعام عام موجودات کے  
 لشکر عدم کے گڑھے سے ہکان میدان بن جولانی میں اسے درود اللہ  
 اوہنراور انکے تمام آل اصحاب پر **امالہ** کہنا ہندہ ضعیف  
 نجف رجوع لایوں الا طرف اپنے پروردگار و دود کے شیخ موسیٰ  
 بن داؤد بخشے اللہ گناہ و دوزخ کے اپنے حسان اور کمال کریم کہ باعث  
 اس خلاصہ مطالب شام و شبی کا کہ معرفت ربانی ہے بہ ہے کہ بعض غریب  
 اور خاص ضعیفوں اور پاک اغصاء مریدوں خدمت فیض رسان میں صاحبزادہ  
 دین و دنیا کا نام مبارک اونکا ید علی محمد سے عرض کی کہ ہکو ہمد کمال  
 عقل اور پوری سمجھ بھین کہ دقیق مضامین بزرگوں کے دیکھ اسی ہواؤ کی  
 کتابوں یقین کی تصدیق حاصل کریں امید کہ حضرت پروردگار کی جناب  
 ایک رسالہ لکھنے کیلئے عرض فرمائیں تاکہ سوک معرفت راہ الہی کا تسمیہ  
 ہو جاوے اسے فیض سے کمال حاصل ہو جائے اور محمد و خلیفہ  
 ولایت اور اس خلاصہ نتائج ہدایت نے اسے التماس کو قبول کر کے  
 دیکھاہ میں قبلہ زمین و زمان و کعبہ میں ایمان کے جو مظہر ہیں اور ربانی  
 کے اور محرم میں اسرار سجائی کے زینت جناب شرافت کے ردق اور با  
 حقیقت کے بانی مہانی خدایں کے کھولنے والے اشارہ و قانی کے

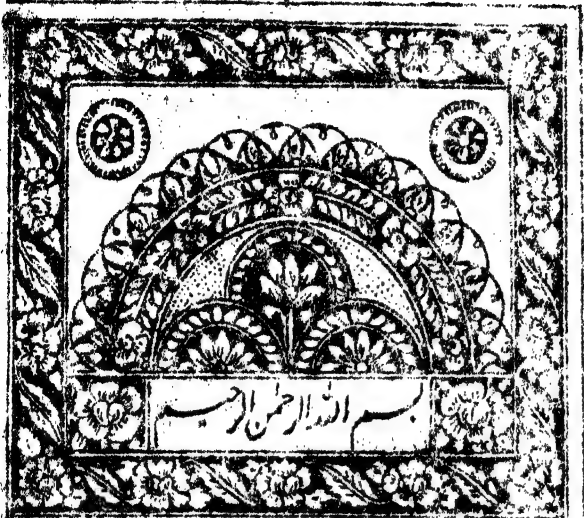


ہایت دینے والے شاہراہ جبروت کے بہاؤ صلاہوت کے بادشاہ  
 عارون کے بقدر حقوق و قبلہ و لون کے حضرت پیر و مستیگر سلطان  
 سید عبد الرحمن الحسینی النادری ہمیشہ لئے اللہ تعالیٰ پر کتبیں کوئی نام برد نہ  
 بردار چاہئے والوں پر او سایہ گستر رکھے اور گویا نہ تمام  
 کے عرض کی رابت بار سالہ جو ماسع و نام مرتبہ نوزخات کہ  
 ساتھ ذات و عمامہ کے اور عام منازل کے کار و عجب طلب نفیہ  
 صیغہ زائین کہ او کے نیم فی خوشہ یہ سے طالبان اور مریدوں  
 شہناہ الیٰ لکھکر بہرہ دیوان چونکہ بایں خاطر اپنے عزیز ملک گوشہ میں  
 سے ترک ہوئی تو اور التماس کو توں فرمایا بعد او کے بندہ کمترین  
 نوازش و نہایت کرم و مہربان حکم فرمایا کہ کاغذ اور قلمدان اور جو پیر  
 ماکون اسے طہو بن آمانی اور سکوکہ سیلے اس سال کا سعادت  
 دو جہان و نامورہ لائو اسے نصرت فانی ہم رکھا گیا اور یہ بندہ حاضر گوشہ حکم  
 والا کا شغف ہو کر دین یونچا اور نظر امر عالی کا جو اہل پسندان  
 ہر شانہ سے زمانے کو اسی بیان کوئی او بیٹھو اور لکھو یہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جہاں سے کہات میں جنت کی ذات ہستی محض ہے اور اوس ہستی  
 نہ ساتھ اعتبار حسن کے اور نہ ساتھ اعتبار لائقین کے غیب ہویت گھٹتی





وہ حمد جو کائنات کی زبانوں کی کریموں پر قرار میں شعی الہامیہ پر محمد  
 کے حضور کے ساتھ طہوہ گروہ اس شاہد کو سر اوار ہی کہ جسے شہوت  
 کے عروہ کو اظہار حب الہی سے غیب کے خلوت خانہ میں شاہد  
 ذاکر ایک کے کرشمے کو نظر اجمالی بابا اور ایسا شکر جو بندوں کے  
 دامن کے خوالوں میں یہ کہیں شکر تو کا ہر ہذا نکم کا اور چند ہو کر  
 ظاہر و باطن میں دینے والے کے لائق ہے جسے ابریا میں فیض  
 اور سے باران تجلیات الہی کو ریاض علمی پر برس کے ریاضین حسانین  
 کوئی کو حکم لاگو ہو یہ اعطاء فی حق حجت کے ظاہر ہونے کی  
 استعداد بخشی اور جو اسکو از انکس کے اوسن تا میں خلوت خانہ  
 لاکھان کے شامیوں کو منتشر ہونا ظلالین کے روجوں کے روج

وہ حمد جو کائنات کی زبانوں کی کریموں پر قرار میں شعی الہامیہ پر محمد  
 کے حضور کے ساتھ طہوہ گروہ اس شاہد کو سر اوار ہی کہ جسے شہوت  
 کے عروہ کو اظہار حب الہی سے غیب کے خلوت خانہ میں شاہد  
 ذاکر ایک کے کرشمے کو نظر اجمالی بابا اور ایسا شکر جو بندوں کے  
 دامن کے خوالوں میں یہ کہیں شکر تو کا ہر ہذا نکم کا اور چند ہو کر  
 ظاہر و باطن میں دینے والے کے لائق ہے جسے ابریا میں فیض  
 اور سے باران تجلیات الہی کو ریاض علمی پر برس کے ریاضین حسانین  
 کوئی کو حکم لاگو ہو یہ اعطاء فی حق حجت کے ظاہر ہونے کی  
 استعداد بخشی اور جو اسکو از انکس کے اوسن تا میں خلوت خانہ  
 لاکھان کے شامیوں کو منتشر ہونا ظلالین کے روجوں کے روج

ہر کی ایک ہے ادلا کہ کھنچے نجات بسیار دینا ہے اور شمس  
 سرورہ کو بن کے جناب بن قبول ہوں کہ جس کے انعام تمام موجودات کے  
 لشکر عدم کے گرتے سے ہر کان میدان بن جولانی میں آئے درود اللہ  
 اوپر اور ان کے نام آل اصحاب پر **اما بعد** کہ کتاب ہندہ ضعیف  
 نجف جوع لایو الا طرف اپنے پروردگار و دوو کے شیخ موسیٰ  
 بن داؤد بخشے اللہ گناہ و دوو کے اپنے حسان اور کمال کریم کہ باعث  
 اس خلاصہ مطالب علوم نبی کا معرفت ترانی ہے یہ ہے کہ بعض غریب  
 اور خاص ظیفون اور پاک اغصا و مریدوں خدمت فیض رسان میں صاحبزادہ  
 دین و دنیا گام مبارک اونکا رید علی محمد سے عرض کی کہ ہمکو ہر تقدیر  
 عقل اور پوری سمجھ ضیق کہ دقیق مضامین بزرگوں کے دکنو انشلی ہوا دینی  
 کتابوں بقیں کی تصدک حاصل کریں امید کہ حضرت پروردگار کی جناب  
 ایک رسالہ لکھنے کیلئے عرض فرمائیں تاکہ سوک معرفت راہ الہی کامیاب  
 ہو جاوے اس کے فیض سے کامل فاضل حاصل ہو پس اس امر پر حسب  
 ولایت اور اس خلاصہ نتائج ہدایت نے اوستہ انماں کو قبول کر کے  
 دیکھ گاہ میں قبلہ زمین و زمان و کعبہ میں ایمان کے ہم مظہرین اور ربانی  
 کے اور محرم بن اسرار سبحانی نے زینت جناب شریفیہ کے رونق آراہ  
 حقیقت کے بانی مہانی خدایوں کے کھولنے والے اشک و دانی کے

ہایت دینے والے شاہراہ جیوت کے نہاں صلاہوت کے بادشاہ  
 عارون کے بقدر حقوق کے دلیل و دلیل کے حضرت پیر و مستنیر سلطان  
 سید عبد الرحمن المحسنی التادری ہمیشہ کے اللہ تعالیٰ پر کتب کی نام و مریدان  
 ابرمدایہ چاہنے والوں پر او مایہ گس رکھے اور کیا قیامت قائم  
 کہ عرض کی کہ ایک سال جو جامع و تمام مراتب تدریس فرماتے  
 ساتھ ذات معانی سے اور عام منازل عین کار اسمع طلب نصیب  
 کے صیف درائین کردہ اسکے نسیم کی خوشبختی سے طالبان اور مریدوں  
 غنیمتوں کو لکھ کر بہرہ دیوں جو بخدا یاں خاطر اپنے عزیز ہر گوشہ کی طلب  
 سے ترک ہوئی تو اور التماس کو قبول فرما بعد اسکے بندہ کثیرین  
 نوازش و نہایت کرم و مہربان حکم فرمایا کہ کانچہ اور تھیلہ ان اور جو چہ میر  
 اہل حق اسے ظہور میں آتا ہی اور سکو لکھ سکے اسے اس سال کا خوشگوار  
 دو جھانڈی ہاتھ لہا نمونے نفس پرانی نام رکھا گیا اور یہ بندہ حلقہ گوش حکم  
 والا کا منت ہے ہو کر رہیں پونچھا اور نظر امر عالی کا جو اپسندان  
 نہ ہر شان سے فرمائے کہ ای بیان ہوئی اور بیٹھ اور لکھو یہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جاتے کہات میں جیوتی ذات ہستی محض ہے اور اس ہستی کو  
 نہ ساتھ اعتبار صحت کے اور نہ ساتھ اعتبار لائقین کے غیب ہویت کے

[illegible]

اور پس خفیہ طور پر کہ اگر وصفت ہم علم مطلق کہتے ہیں کہ اس مرتبہ میں ذات ہی  
 یا نہ ہی ساتھ حال صفات کے اور اس مرتبہ میں اعتبار آدو غایت ہیں کہ چونکہ  
 یہ اس کے لئے وجود چاہئے تاہیں کہ ساتھ اپنے نور کے اپنے میں شہاد  
 سے کہ میں موجود ہوں تو اس پر سے دوسرے موجود نہیں ہی پس اس مرتبہ میں جو  
 اور علم اور نور اور شہود کا ملاحظہ پیدا ہو البتہ اس مرتبہ وصرت میں وہ  
 اعتبارات و صفات میں ہیں ذات ہیں کیونکہ وجود ہستی ضروری اگر ہستی  
 صفت ذات میں لازم آتا ہی کہ ذات ہستی پر مقدم رہے کیونکہ موصوف کا  
 نہ صفت پر مقدم ہی اور ذات مقدم ہو اور بے ہمت نہ ہی محال ہی پس  
 ہو کہ وجود علم فی نفس ہی اور الیہ ہی علم کہ ذات اپنی ذات سے اپنے کو  
 باہر کیونکہ علم کے قیامت کہ صفت اس کی نہ کیونکہ علم کی بحالت ساتھ ایک  
 احاطہ اس کے کسی اور ذات کی بحالت لازمیات ہی علم کے احاطہ میں  
 ہنس آتی ہی اگر آتی تو لازمیات نہ ہوگی اگرچہ کہ اس کا علم ہی لازمیات ہی  
 یکایک اپنے تفرقات کے مرتبہ کے ذکر اللہ مرتبہ نقد ہمت کے اور ذات  
 اپنی لازمیاتی کے ساتھ اپنے میں آگاہی ہی پس علم ہو کہ اس مرتبہ میں علم  
 عین ذات ہی اور الیہ ہی نور کہ اپنے پر آپ روشن ہی یہ روشنی آپ  
 زایہ نہیں ہیں کہ صفت اس کی بلذات بالذات روشن ہی پس اس مرتبہ  
 میں نور عین ذات ہی اور الیہ ہی شہود کہ ذات ساتھ اپنی لازمیاتی کے

ایسے ہیں انی ہمارے شہرہ دی سر غیبیاست اسکو نہیں دیکھتے ہیں  
 پس جس میں زمین و عرش اور زمین کا ماحول مانگن ہو اور جس  
 میں انسی غیرت ہی اور بدباعتنا آس یہ صفات کیونکہ یہ  
 میں آپ ہی علم اپنا آبیہ ہی عالم اپنا ہی ہی معلوم ہوتا ہے  
 ہی اور ان جاوں بات و تائین تمام مفلکین و مریخ و زحل  
 و جمعہ جامع ہوی ہر سبب و راستہ و مقام و زمانہ و مکان  
 انکارات و نقا کے اور اوس وحدت کہ ہم نے غیبی امور و کائنات  
 احد یہ ذات کہنے ہیں کہ لفظ علم ذات ہی لغیر اعصار آباد ہے  
 کے اور اوس وحدت کو ساتھ ساتھ غیبی آثار و علامات و کائنات کے  
 و وحدت کہنے ہیں اور ان پارہ ایگان اوحدہ انون و احدت  
 میں شت کہنے ہیں کہ وحدت ذات کا ظہور ہی و ہر مرتبہ وحدت  
 برزخ ہی درمیاں ان دونوں توں ہے و ہر ایک کا وہ ہر  
 اس میں وحدت کا ظہور ہی ہی کر دیکھو بہ ہر طریقیہ و ہر  
 ہی اوسلی و ہر ظاہری ساتھ جو احدیت ہی اور یہ عالم غیبی و انوار  
 غیبی محمدی و ہر ظاہری اعتبار سے احدیت و ہر احدیت کے ہر  
 کہنے ہی اور ہر پانچ فصل کے صورت نہیں اپنی ہی اور ہر  
 دوسرے لغین کے ساتھ اپنے ہی غیبی فرما کر اپنے میں اپنی سبک علم ہی و





اور پانی ہی قدرت اگر حیات اور علم اور راہ نو لکھن کرم کی قدرت نہ تو  
 کرم و بود و بینج اینک پیر کرم کرینکے لئے کریم و چار صفت لازم ہیں اور  
 اسبابی الوہیت ان چاروں صفات کی باہریت کے ساتھ تمام الوہیت  
 کی جامع ہی مشروطی برین باخیر مشروطی اور پان چار درجہ صفت  
 دو سترین جن میں پہلے اس میں نہ سمع اور بصر اور کلام ہے اور اسم سمیع جو  
 ساریہ اسماء الہی کے اس قدر کے اقل کا واسطے اجابت کے  
 اور ان میں بصر مقصر ہی ساتھ ربیت استعد اسماء الہی کے نہ دوازویہ  
 استعد کے امر صادر نہیں ہوتا ہی اور امر کلام الہی ہے اور وہ امر ایک نفس ہی  
 جو ہست ہو ہی واسطے ایجاد شئی کے مواد غلام ہو اور خارج او کو ان میں  
 کہتے ہیں اور ان میں صفات کو کہ چار علم اور راہ اور قدرت اور سمع  
 اور بصر اور کلام میں انہا صفات کہتے ہیں کہ نہ متغایہ ایم میں اور ان  
 ساتوں صفات کے جامع کہ الوہیت کہتے ہیں اس میں پانچ کے  
 ساتھ تمام صفات الہی دیکھائی کی جامع ہوئی الوہیت کی جامعیت اسماء الہی میں  
 تو بالباب او کی جامعیت اس دیکھائی ہو پانچ جیسا کہ کہا حق تعالیٰ نے  
**وَأَنَّ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يَشْفَعُ بِنُورِهِ** اسباب و ظاہری شئی کا اصل اور  
 موجود اس کے ہی اور پھر نہ صفت اس کے پنج تصور ہوئی اگر حیات مواد  
 لینے پر درکار کا علم ہو تو کسی شے کی گنجائش اور علم ہو لکھن

اور پانی کو  
 اور پانی کو  
 اور پانی کو

بتج کا ارادہ ہو تو بتج و تو میں بنی اور ایسا ہی اگر حیات اور حیات  
 ارادہ ہو تو بتج بتج کی قدرت ہو تو بتج کیونکر کہ سب کا او بھی اگر فاعل ہو  
 جو فاعل ہی ایسے کو معوں نہ کہے تو بتج نہ کر گیا پس لہجہ ہی لازم آئی تو بتج  
 ایک لے تمام ناز و نیاز سے ساتھ تھا دوشی کے اور کلام مع پر موقوف ہی  
 کیوں جو ان کے بیٹ سے پیدا ہوتا ہی وہ مٹا ہوتا ہی پس بتج کے  
 واسطے یہ سب صفات لازم ہیں لیکن ان کی جامعیت اسما الہی میں بطریق اطلاق  
 ہی اور جامعیت ان کی اسما کیانی میں بطریق اعتدالی پس الوہیت ان سب  
 صفات کی جامعیت اسما الہی و کیانی کی جامع ہوئی اور اسما الہی جو  
 مست و ملی میں خود بخود ظہور نہیں رکھتے ہیں مگر ساتھ منظر کے ظہور کے خوا  
 تہ سوجا و خارج اور خارج سوا علم کے صورت نہیں لیتا ہی اور علما صبا کہ  
 ایسے خالق کیلئے مخلوقات اپنے علم میں تصور کیا یعنی اکثر اسما الہی  
 جو ب ہیں ان کی ربوبیت کے نہ ہو کیلئے ربوبات کو اپنے علم میں تصور کیا پس  
 اوس علم اللہ کو جو معلوما اللہ ہی یہاں بت کہتے ہیں اور اسما و ربوبیت جو  
 الہی میں منشاء اسما کیانی جو مرکب و باہرین اسما و ربوبیت اللہ کے کہ خود اپنے  
 اور تفصیل و سد کی ہی رزخ ہوئی درمیان اسما الہی و کیانی کے اور اوس  
 الوہیت کو حقیقت انسانی کہنے میں بیجا نہ اوس وحدت کو حقیقت محمدی  
 کہنے میں کیا اسان الوہیت کا ظہوری صبا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم



[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

فیکر و محنت و زبانیہ اور تمام کوشش و کوشاں کے نفس میں کل فیصلہ  
 یہیں روح حیات سے ظہور و صورت کے ظاہر و باطن کی کمی ہی باطنی اسکا لغو  
 و کمزوری کے تابعی جیسا کہ تمام اشکال و جسمانی حروف و کساری  
 اور تمام حروف و مظاہر و کسکی میں شمار ہوتا ہے اور جسمانی اوس کے حروف ہیں  
 اور وہ نفسی نام شیا کا ہی اس اعتبار سے اوس روح الروح کے طبق  
 طبیعت میں کہتے ہیں کہ تمام موجودات اسکا باطن و ظہور ساری ہی اور یہ طبیعت  
 کل طبیعت محمدی ہے اور تمام موجودات کی طبیعتیں طبیعت کل کی تقصیل  
 اور اوس روح الروح کے ظاہر کو جو بالفہ و ظہور صور کے تابعی ہوتا ہے کہتے  
 ہیں جس سے تمام شیا کے صور کا ظہور ہوتا ہے اور اوس ہوتا کو اس اعتبار سے  
 کہ تمام قوتیں صور کا جامع ہوتی ہیں اسکا کہتے ہیں کہ جس کی مشیت اوستی  
 ہے وہی اور وہ جو ہر مابا نفس محمدی کی قوت اور قابلیت ہی اور عالمی  
 قوتوں اور قابلیتوں کی تقصیل میں اور تقصیل اوس روح الروح کے بغیر ایک  
 دوسرے پر اگر نہ کے معلوم نہیں ہوتی ہی اور اوس روح الروح کو ایک دوسرے  
 سے تفاوت اور تمیز کرنے کی قوت کے ساتھ شکل کل کہتے ہیں اور شکل  
 کل اور ہر شکل کل شکل محمدی ہی اور تمام شکلیں جو عالم کی مقدار میں ہیں  
 کل فیصلہ میں اور اوس روح الروح کو اعتبار اپنے علم کے کہ خود اسکا  
 ہر ایک طبیعت کے ساتھ ہے اور اگر اسکا جامع ہر کسے کا ہی اس اعتبار

یہی روح حیات ہے  
 جس سے تمام  
 کائنات پیدا ہوئی  
 ہے



[illegible]



جس کے ساتھ ایک ذرہ غبار نہ ہو کہ وہ نہ ہو جس کوئی نہ ہو  
 پس نیز روح الہی روح محمدی کا ظہور و انجمن کی جہت و کیفیت الہی  
 ظہور اور انجمن حقیقت محمدی کی بھی یہ روح الہی حقیقت الہی کے  
 مناسب و دو وجہ پہنچی ہے ظہور و بطون بطون اور کما ملکوت علی  
 میں صفا سبلی کے جو حقیقت الہی کی وحدت نہیں یہ ملکوت علی روح الہی  
 کی وحدت ہی طرف ظہور روح الہی کا ملکوت انجمن کی تمام سبب  
 صفا مشروطی کے کہ حقیقت الہی کی وحدت نہیں یہ ملکوت انجمن کی  
 میں وحدت روح الہی کے ہوا اب سلوم کر مہیا کہ سو مشروط صفا  
 مشروطی کو ظہور نہیں ہی و بسا ہی ملکوت انجمن کو یہ جسم کے ظہور نہیں  
 پس ملکوت انجمن کے تصرف کیلئے جسم ضرور ہوا بعد اسکے وہ نور محمدی  
 مناسب سبب ایمان بت کے اشکال اجسام پر ظہور کیا جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے  
 اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَهْدِي بِحَبِّهَا نَبِيًّا مِنْ أَوْدَانِهَا  
 منور ہو کر بت نظر آتے ہیں اور علیہ مشکوٰۃ کے واسطے سے علیہ طبعین  
 پیدا کئے بعد اسکے جس جہان و تعالیٰ اپنے یہ قدرت کے جلیں اجسام کو جس کے کہ  
 قالب انسان پیدا کیا اور اوس کو جو علم عقل کے واسطے سے روح الہی  
 نام لیا تھا اوس قالب میں جو کما جیسا کہ کہا اللہ تعالیٰ نے فَاُولَٰئِكَ  
 وَفِيهِ مِنْ لَدُنِّي مَنْ لَا حِسَابُ لَكُمْ

۱۰  
 روح آسمان اور زمین  
 ۱۱  
 روح کریمہ الہی  
 ۱۲  
 روح الہی کا ظہور  
 ۱۳  
 روح الہی کا انجمن

سے پہونچا گیا اور ان کے ناپائے تمام مضافات پر لیت کر کے پہونچا اور یہاں  
 پر چار حصہ سے مرکب تھا جس کے اوپر رون کے ہر غرہ میں سفوفان سے  
 ہر ایک کے صف کے گشت دوست انخوان لڑوہ جگر گشت  
 تہت بال اور انداؤس کے اور آب صف کے لعاب مغز اور آب نسیا  
 نسو اور شل اوکے کے اور آب صف کے ام جھنک اور حریت بہنکی اور  
 زہنی سو جانا اور لرزہ اور انداؤس کے اور کرش صف کے جو کھ پیاس  
 ضمہ سرکشی اور انداؤس کے تبدیل یا اور ایسا ہی روح علوی لطیف  
 ، جسم کثیف کی جس کے سفلی جنات نیکو با سونی اندر سے تعلق پیدا  
 رکے روح سفلی اور نفس نام لیا دنیا پختہ دن میں ہو چکنے سے روح بادی  
 بین میں ہو چکنے سے روح بنائی اور (صغیرہ میں ہو چکنے سے روح وادنا  
 و دریاغ میں ہو چکنے سے روح نفسی نام لیا اور نفس میں بہتہ انش کے  
 سنا رہ اور جس سے باد کہ لو او و صحت سے اس کے کلمہ اور جو بہت  
 مال کے طریقہ کہ ہر نہ میں نام علیہ رکھتا ہی اور ذکر اس کا فصلا روح کے  
 بامیں ترکور ہو گا بعدہ اللہ سبحانہ تعالیٰ آ رہے کہ آدھے جس کو سنا کہ  
 ین میں دفن کیا وہ نفس گندم کا تنہ ہو کر مہار کے صورت ظہور کیا اور  
 جانور کہ باقی رہا تھا آدم علیہ السلام اس کے انت طلب رہا  
 الاطیع تنہ آدم علیہ السلام کے بامیں چلو جو کو پیدا کیا اور ہمیں حکمت یہ تھا

کہ اوس سپید اگر تپے دونوں کے جب اصل چھوڑے بعد اس وقت تک  
 اور وہی صادر کیا پھر نوازش نفسانی کی طلب کرے اور بہت کے نام سے  
 لکھا اور گمہ کے حصار کے نزدیک کجا جیہ کہ وہ خود فراموشی و کلام  
 مِنْهَا غَلَا حَيْثُ شَتَمُوا وَلَا تَقْرَبْ هَذِهِ الشَّجَرَةَ بَلَاءٌ لِّكَ  
 اور طویل ہی جو اس مختصر میں سما نہیں سکتا قلب اور نفس اور روح کو معاہدہ  
 وہ روح جو چھو گئی تھی قلب کی نہایت قلب میں علم کے لفظ پرانیولی  
 اور قلب نام ہاں اور قلب کو اس واسطے قلب کہتے ہیں کہ عالم ارواح اور عالم  
 جسم کے درمیان قلب ہی اپنی اس اقتداریت اگر کدیاں اور خبر نبات کا علم  
 پیدا کیا تو اس کو دل کہتے ہیں اگر فقط کدیاں کا علم مد کیا تو اس کو روح  
 کہتے ہیں اگر فقط حرکیات کا علم کیا تو اس کو نفس کہتے ہیں یہ قلب  
 عالم ملکوت ہے ہی ائمہ جعفریہ کہانی کا مد اور نہایت حقیقت انسانی  
 کے یہ بھی روح ہے کہانی ظہور و باطن در روح جائیں اس قلب کی حدت  
 کے ہی اور قلب جائیں وحدت اور نفس جو اسوی الہ سے تعلق رکھتا ہی  
 واحدیت قافیہ طے من ہی اور یہ روح اور قلب اور نفس بنیوں نو میں  
 صفات بنیہ سے نام علیہ ہاں اس بلوگ اس روح جو قافیہ کے ساتھ  
 ہر گز اور کی کمال ال کے قلب میں ہی جلتے کہ ارواح اور  
 میان کسی صورت سے بہت نہیں ہی کیونکہ روح لطیف تر اور

روح کا جو کچھ ہے  
 وہی ہے جو کچھ ہے  
 جو کچھ ہے وہی ہے  
 جو کچھ ہے وہی ہے

عالم میں ہے اور انسان کا قلب کشف کر اور عالم حساب سے ہی اور کمال  
 لہذا اور ظاہر ایک جامع ہوں کہ انسان کا کمال ہے جس حکم  
 ہی الاطلاق لب میں تصرف و روح ہونیکے لئے قلب کو پیدا کیا اور یہ قلب  
 ایک روح ہی جو قالب کی تمام صفتیں عبور آئی ہیں اور روح محمدی اور جسم  
 مرکب ہی روح بھی ہی اور جسم بھی ہی ناو کے واسطے باکدیر است خیر  
 ہو اور روح قلب کے واسطے سے قالب بنانے صرف کرے اور قالب اپنے  
 قلب کے روح کی تمام صفتیں کرے کہ یہ قلب رزقیت کے اعتبار سے حقہ الود  
 کا کمال ہے جس کا کہ الوہب اس کا ہم کو کیانی کی جملہ صفتیں بھی روح اور اس کا  
 کا جان ہو پس انسان قلب کے جامع کے اعتبار سے جسمانی کا طور ہو اور اس کا  
 کا متعلق ہو کہ یہ تمام موجودات کے خاصہ ہی اور جامع کے اعتبار سے تمام  
 موجودات انسان میں یا مشابہ اور موجود اور قسم پر ہیں روحانی و  
 جسمانی موجودات جسمانی کے خلاصہ سے انسان کا قالب ظاہر اور روحانی  
 سے جان انسان کا اور جامع کے ان دونوں کے ایک فٹ پیدا ہوئی ہے انسان  
 کی انسانیت اور جسمانی اور یہ پانچ آگے ہند کے روح میں بھی روح  
 آئی ہے یہ بدن میں بھی اور جامع سے ان دونوں کے ایک فٹ ظاہر ہوئی کہ  
 یہ انسانیت تو ہم کی جامع ہوئی اور اس کا سر انسان کی تمام صفتیں ہی ہند کے  
 ایک انسان اور روح ہی کہ یہ تمام صفتیں انسان کی قابلیت کہنا ہو

روحانی  
 جسمانی



ہر وہ چیز جو انسان اور جانور میں سے ان تمام اعتبارات کے آئینہ دار کا اور  
المت کا بنی ان فی جنسہما بن آدم مضغۃ اذ اذ صلیحت صلح  
عسکرتہ و اذ افسدت فسدت الخسارۃ الا وہی القلب  
اور وہ قلب صلیحت نظر کا جو اگر نظر ماسوی اللہ سے اور تھا اور قلب  
فسدت مفسدہ بھی نظر کا جو اگر وہ قلب کی صفت لیا ہو تو قلب  
میں سے بلکہ سخت تمیزی چاہئے صفائی قرآن مجید میں ان لوگوں کا ذکر ہے  
و قست قلوبکم من بعد ذالک لعلکم تانصرون اور  
انہ فسوۃ جس کے قلب میں قاب کے جو اس ظہری کے تاثرات بہت  
برایان ہیں اگر انہ اس ظہری قاب کو ماسوی اللہ نہ کرے  
جو اس قلب کے بن پس چشم دل حق کا مشاہدہ کرے اور دل کے کار  
غیب کا کام سنے اور مشام دل سے لیس غیب سونگھے اور اللہ کے اکا  
ذوق و محبت کے اور پس دل تعلق معاد کرے اور یہ قلب باری  
قطرہ ہی جیسا کہ روح اعتبار کلم کے ہر مرتبہ بن ایک صفت سے نامہ  
یہ تھا ایشاہی وہ قطرہ جس رنگ میں پہونچے غبار سے باریک اور  
ہو اور ایک جدی صفت کے ساتھ عیدہ نام لے لے لے لے لے لے لے لے لے  
وہی صفت سے مبدل ہوتے و لسانی روح قاب کی صحبت سے مبدل ہوتا  
ہے کہ انسان کے قاب میں پانچ روح ہوتی ہیں ان کے آواز سے جا بہر

۱  
بیتاں کی کہیں  
میرزا کا کچھ  
کدو سے نہ  
نہایتی  
وہ چاہتے ہیں  
عامیوں کا  
اور وہ قلیق

۲  
بیتاں اور سپاہ  
جس کے دل میں  
پھر اس کے لیے  
نہایتی  
میرزا اور عشق

بن جہادی بنانی حیوانی نفسانی اور روح الثانی بن ختانی ہے  
 بن مدنی ہی بعض کہتے ہیں مدنی بن ملک بن تعلق رکھتی ہی ہے  
 کہ بن مدنی کے پاس داخل بنی ہوئے خارج ہی ہوئے مدنی بنی ہوئے  
 ہی ہر کہا باطنی ہوئے ہی ہی ہوئے نام اور عیدہ صفت ہوئے ہوئے ہوئے  
 بن اوئے گردن بن ہوئے سے قوت جہادی جہادی اور عام ہوئے  
 کہ کے جہادی ہوئے اور وہ روح جہادی دو صفت رکھتی ہی ہے  
 دوسری صفت اور داخلی حالت سے مرکز بنی اور قوت سے قوت اور داخلی  
 رکھتی ہی جو طول اور عرض اور عمق سے عبارت ہی اور وہ روح گہر بن ہوئے  
 طول عرض عمق کو قوت نہ ہوئے کہ روح بنانی نام لی اور سو آتہ ہوئے  
 اس روح بنانی کو سا قوت بن ایک جاذبہ کہ غذا کو ہارے بن بن بن بن  
 ہی دوسری قوت ماسکہ کہ غذا کو بعد کھینے کے لپٹے بن رکھتی ہی ہے  
 قوت ماسکہ کہ غذا کو پکاتی ہی جو تھی قوت نمیزہ کہ غذا پکے کے بعد کھینے  
 نطیفہ جہاد کرتی ہی پانچویں قوت مٹھورہ کہ غذا کو جسم کے ہر گ کرتی ہی  
 چھوٹی قوت مٹھورہ کہ غذا کو جسم سے ہار کرتی ہی جہاد گوند ہوئے  
 اسکے جو چھاروں ہار نام ہی ساتویں قوت مولدہ کہ جو کچھ جسم بن ہوئے  
 بنی رہتا ہی اسکو نوٹ جمع کرتی ہی جہاد نمذ وغیرہ اور وہ روح بنی ہوئے  
 کو پانچویں جسم بن حرکت پیدا کر کے روح بنانی کے نام سے ظاہر ہوئے

یہ روح حیوانی دو صفت رکھتی ہے ایک شعوت ۱۱ سر (مخضہ) شعوت  
 اس کو کہتے ہیں کہ اپنی لذت یا قالب کی مغفرت کیلئے حرکت کرے اور  
 غصہ اس کو کہتے ہیں کہ غرغالب ہونے کے لئے یا اپنے دنیوی مغرت کیلئے  
 حرکت کرے اور روح حیوانی باندہ ہون کے ہی اور جلا و دہانہ  
 روحانی کا دماغ میں ہو چکا جس کو کہ روح انسانی کے نام سے ظاہر ہوا  
 نفسیت قوتیں دس ہیں پانچ حواس ظاہری اور پانچ حواس باطنی اور  
 حواس باطنی سے دس سر ہی تین تین پیدا ہوئے ہیں آگاہ اور متفہم اور  
 مخیلہ اور پانچ حواس ظاہری سے ایک بزرہ دو اور اسامہ تیرہ اور تین  
 چھ اشارت پانچ آن لاسہ جہ پر ایک اپنے کام میں ایک کو دوسرے  
 کام میں دخل نہیں اور دوسرا پانچ حواس باطنی اور حواس باطنی سے ایک  
 میں مشترک ہے اور جس مشترک کو جس مشترک اس معنی کہتے ہیں کہ وہ  
 ایک چیز کو دو آنکھ سے دیکھتا ہے اور دو کان سن رہا ہے اور ناک کے  
 دونوں سوراخ سے سونگھتا ہے مگر سو آ ایک کے ادراک نہیں کرتا ہی اگر  
 کسی کو اس حس میں کچھ صلہ ہو تو ایک کو دیکھتا ہے اسکو ترچھا کہتے ہیں  
 اور دوسرا حواس باطنی سے خالی ہے اور خیال اسکو کہتے ہیں کہ کسی کو  
 آنکھ سے دیکھا ہو یا کان سے سنا ہو یا سونگھا ہو یا چھوا ہو پس وہ چیز باہر  
 نفس نے فی الحال حاضر نہ ہو تو اسکو اپنے میں تصور کرنے کو خیال کہتے ہیں



پر حال دو قسم پر خیال متصل و خیال مفصل خیال متصل اسکو کہتے ہیں  
 کہ جام بالفاظی صورت تصور کرے اور خیال مفصل اسکو کہتے ہیں  
 واج جام بمعانی الفاظ کو تصور کرے تیسری جو اس طری سے ہم  
 کو کہتے ہیں کہ دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو اسکو تصور کرے  
 آفتاب کو اس کے شکل پر آفتاب آسمان پر یا زمین پر تصور کرے  
 آفتاب کو اس رنگ یا تصور کرے یا بار بار کو لعل یا زرد کے صفت تصور  
 کرے سو کہتے ہیں چوتھا اسم طری سے حافظی اور جاننے اسکو  
 کہتے ہیں جو چھ حواس ظاہر باطن کا یا یا اسکو اپنے من نگاہ رکھ  
 کر اس سے متصرف ہو اور متفکر اسکو کہتے ہیں کہ جو کچھ  
 عاقلین رست خیر سے یا باجمہ رد میں تصرف کرے زیب او رتب  
 صواب اور کو دور رسد کرے یا بے تصور کرے اسکو متصرف کہتے ہیں  
 کہ رزاق بن اس کے رہے اسکو ذراہ اور متفکر کہتے ہیں اور  
 انہیں ہم کے رہے اسکو خلیہ کہتے ہیں یہ متصرف داغ کہ اسطرح  
 ہی اور ار داغ میں سر مشد اور خیال ہیں اور حافظ اور وہمہ آخر  
 ویش میں یہ سب حواس ظاہر اور باطنی انسان کے منہ سے ہوتے ہیں اور  
 ہم انہیں سر میں ہوتی اور روح کہ جہذہوت نخی انیس توہوں سے  
 ظاہر ہوئی ہے اور دم ہاکی آدم علیہ السلام کو سجدہ کے بالین جو معانی

خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے **وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ** اور  
 اس معنی سے معنی صریح شریف میں وارد ہے کہ جو آدمی مان سے پیدا  
 ہوا اسی ساتھ اس کے شیطان پر یا ہوتا ہے یہ شیطان قوت و ہمت  
 کے ساتھ ہوتا ہے۔ وہ کسی صفت پر یا ہوتا ہے اگر وہ روح غالب میں اور اگر  
 غلبہ کر کے صفت غالب کی ہو تو اس کے نفس کے ہوتے ہیں اور ان کے  
 قیام پر غصہ سے مرکب ہی آتشِ ابدی اور اگر وہ روحِ آتش کے  
 صفت ایک نصف ہو یعنی سرکشی کرے تو اس کے نفس بارہ کہتے ہیں کہ  
 اسے صفت بڑے ظاہر ہوتے ہیں جیسا کہ غرور اور انایت اور لاؤ کر  
 اور نافرمانی کے تمام کام اور شیطانی خطر سے اسی مرتبہ میں ظاہر ہوتا ہے  
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **وَمَا أَتَىٰ النَّفْسَ الْآمَارَةُ إِلَّا الشَّوْطُ**  
 اور اگر وہ روحِ باد کے صفت سے مشغول ہو تو اس کے نفس نو کہتے ہیں  
 اگر وہ روحِ آبی ہو تو اس کے کلام کرنا ہی لیکن اس پر اثر نہیں کرتا اور اسے کو  
 نافرمانی سے طاعت کرتا ہے اور اسے مطلب کے موافق رہتا ہے جو دنیا و آخرت  
 اور خطرہ نفسانی اس مرتبہ میں ظاہر ہوتا ہے اگر وہ روحِ آب کے صفت سے  
 مشغول ہو تو اس کے نفس چہرہ کہتے ہیں مانند بانی کے یہ بھی صاف ہی

۱  
 ۲  
 ۳  
 ۴  
 ۵  
 ۶  
 ۷  
 ۸  
 ۹  
 ۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

اور الہام ہی صفائی دل سے حاصل ہوتا ہے اور نیک کام سے نہیں  
 ملتا ہے جیسے ہمارے روزہ تسبیح تلاوت قرآن اور نام افعال حمد و ثناء  
 شوق زیادہ ہوا ہے اور خطرات کی اس مرتبہ میں پیدا ہوتے ہیں اور اگر  
 روح مصطفیٰ ناک کہ متصف ہو تو مانند خاک کے عاجزی اور بار برداری  
 اور بندت اور کم سخن اور اضع اور صبر خلق پیدا کرنا ہی اس کو کفر و غرور  
 نہیں ہے کہ پورا ہستی سے جھکی ہو یا کو بیجا تباہی اور خطرات و ملامت  
 پر جا پر ہوا ہو ہے میں صبارہ حق تعالیٰ فرماتا ہے **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ**  
**الْمُصْطَفَىٰ بَارِكْ فِي الْأَلْبَانِ وَالْأَسْنَانِ وَالْهَدْيِ وَالْأَكْحَامِ**  
**فِي الْعِبَادَةِ** وادخلی جنتی اب خطرات کو معلوم کر کہ ابتدا میں محض نیک بن  
 از لب الزمان بذات کی تحلی سے ہیں اور قلب اس غلی کو نہ تھناست  
 اپنے بطن کے ذرا کرنا ہی جیسا کہ رنگین شیشے کو چراغ کے در و طرح طرح کے  
 رنگ و آتش نظر آتے ہیں اور چراغ ساتھ اپنی نورانیت کے ان شیشوں پر نام نہ  
 دیا اور نورانیت میں ان شیشوں کے کچھ تفاوت نہیں لیکن جو شیشہ کو نور  
 میں غرق کر دے وہی دس و دو پے رنگ کے نہ سب کے ظاہر کرنا ہی اگر  
 شیشے میں نارنگ ہو اور اندر چراغ کو ہے رنگ سے ظاہر کرنا ہی اگر  
 میں نالی گئی ہو اور چراغ کو نالی ظاہر کرنا ہی اگر شیشے رنگوں کے پاک  
 ہوں تو نور چراغ و ساتھ اس کے نورانیت کے ظاہر کرنا ویسا ہی قلب کی

یہی ہیں جو  
 پہلے نیک بن  
 بعد میں نیک بن  
 انہی وہ شیشے  
 جو نورانیت میں  
 اور دامن کے  
 ہیں

روح اوسم نے بیان برخ جوانی و طلب سائنہ ہم  
 صفت ہونو تخلی ذات کو نیک طرورں صو سیر  
 وہ عالم جسم کی کثافت سے منصف ہونو دوسری وہ ہے  
 بیاسی ظاہر سے اس قلب کو اور واجب ہے بیان کردہ  
 قلب انصاف سے صحت روح ہے جہ لطیفہ ماورائے  
 ہرگز نہ او قرب قائم تھے کہ دوسری رت مثال اولہ روح  
 رہتانی بالقلب ہے بلکہ کثافت و حیرت سے ابھرا ہے  
 انجسہ سمجھ کر منہیات ہزار رسی اسی سے تہہ  
 مہر سب سے قائل ہے بیانی اگر اعتبار روح جسم کے  
 طبع و رکھتی ہے ہرگز نہ روح ہی نہ نامی کہ  
 مودتی تو اس کی بنی ذات کہ وہ اطرطیان کیوں  
 اگر دو قلب اپنے ہی طبیعت پر ہے مبادیہ پر یا کچھ  
 انکو انسانی خطر و کج صورت سے قہر کرے  
 ساتھ روح کے ہے اس انصاف اپنے تہہ کرے  
 آئہ طلب اور سو فی مبادیہ تو اس تخلیہ ذات کو خطرہ نہیں  
 اگر قلب حریف کے حشر سے ہر گشت زر کے اپنے چرائے  
 اور کی دانت گردش قلب کی قرارے اور اطمینان پائے

[illegible]

طبع و نفس ظاہری کو کہتے ہیں اور دوسرا طور مینائی قلب ہی اگر سبائی سے  
 رکھتا ہو تو اس کے ضمن میں وَلَکِنَّ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُورِ  
 جاری ہوتا ہے مگر نہ وہ جا امان ہی اولئیک کتب فی قلوبہم لایان  
 یہ طور عالم نفسانی سے تعلق رکھتا ہے اور عالم غسانی خطرات اسوی اللہ  
 سے بھارتی اور پیدا کرنے والا اور خطرات کا نفس کی تیسرا طور محبت ہی یہ  
 بھی ظاہر و باطن رکھتا ہے ظاہر اس کا محبت بہت کی ہے اور باطن اس کا  
 محبت باری تعالیٰ کی ہے اور یہ طور عالم قلب سے تعلق رکھتا ہے اور معرفت الہی کے  
 خطرے جو فکر و طلب سے آتی ہیں اس کو عالم قلبی کہتے ہیں اور ظاہر کریمو الا  
 ان خطرون کا قلب ہی جو تھا طور محل مشاہدہ ذات و صفات کا ہی  
 کیا جمال کیا جلال کیا آثار یہ طور عالم روحانی سے تعلق رکھتا ہے اور عالم  
 توحانی اور اس کو کہتے ہیں کہ معرفت الہی غیر کوشش اور فکر کے اور پختگی  
 کرے کہ ظاہر اور باطن میں سوا حق اور صفت حق کے نیا و اور محبوب کے  
 بریکلی میں ایک شوق زیادہ ہو اور ان تجلیات کا حال روح ہی بخوان  
 طور عالم سر سے تعلق رکھتا ہے عالم سر اس کو کہتے ہیں کہ بریکلی میں تجسلی  
 کریمو لے کو دیکھے اور تجلیات اس کی نظر میں نہ آئیں اور اپنے کو باطنی فائز  
 سے اس شوق کے کچھ نیا اس شکر کی لذت مشغول علاج اس مرتبہ  
 از لذت پائو لے کو اس فنا کے سر کہتے ہیں چھوٹا اور اس ظاہری

۲  
 اچھا انداز  
 ہونے میں دل جو  
 اپنے میں ہیں  
 ۳  
 دہ لوگ کہ گناہ  
 دلوں میں اور کہ  
 ایک ان ۱۲

رخسار پر نور در سے اور غیر تصور کے مشاہدہ حاصل ہو اوس  
 تجاہل سے جاننے کے خطرہ دو قسم پہنچتا ہے اور شراب سے  
 کسب ہونے پر پہنچتا ہے اور خطرہ شرف قلب میں ثابت رہ گیا یا آمد و رفت رکھنا  
 اگر آمد و رفت رکھنا چھوڑا ہو تو خطرہ شیطانی کہتے ہیں اگر ثابت ہو تو اس کو  
 خطرہ نفسانہ کہتے ہیں اور ایسا ہی خطرہ خیر کے قلب میں قرار گیرے گا یا نہ ہوگا  
 پس خطرہ بفرار کو مکملی کہتے ہیں اور خطرہ خیر کے قلب میں قرار گیرے ہو اس کو  
 خطرہ رحمانی کہتے ہیں سالک کو چاہئے کہ ان تینوں خطرہ میں کو سلوک کے  
 راز و برے اور خطرہ رحمانی کو گنج رکھے اور ان خطرہ کے دور کرنے  
 میں سے ایک نمونہ ذکر سلوک میں بیان کر دیا جائے کہ یہ قلبیات پہلو  
 دہائی بریلو کو ظاہر و باطن ہی اور ہر پہلو ایک طریقہ علیحدہ نمودا ہوا ہے  
 ہر سے بھی باطن سے بھی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرمایا **وَقَدْ خَلَقَكُمْ**  
**أَنْتُمْ أَمْثَلُ اسْبَاطِ سَيْتَةٍ** نعلی رکنا ہی اور یہ دل کا پوست ہی ظاہر سے  
 دیکھتے ہو **سُورَةُ النِّسَاءِ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّاسِ** ان پر ہونے  
 کے غایت ظاہر ہے کہ کو پہونچنا ہی اور اگر سہ پر ایمان بجا ہے ساتھ نور  
 اسلام میں رہا ہوا تو **يُؤْتِيهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ** اللہ صدمہ لیا  
 اور اگر سہ پر ایمان بجا ہے بدو عالم جسمان میں رکھا ہے  
 کہ جن کو جو کچھ اس ظاہر ہی پایا جائے اور جسم

یہ خطرہ  
 ہے کہ اگر  
 یہ خطرہ  
 ہے کہ اگر

یہ خطرہ  
 ہے کہ اگر  
 یہ خطرہ  
 ہے کہ اگر

یہ خطرہ  
 ہے کہ اگر  
 یہ خطرہ  
 ہے کہ اگر

یہ خطرہ  
 ہے کہ اگر  
 یہ خطرہ  
 ہے کہ اگر





باب ہمزاد در رسد از خبر تصور کے سلسلہ حاصل ہوا  
 کہ جو شخص نے کہ نظر دو قسم پر ہی خیر و شر میں ہے  
 پس وہ در پہلی طرحہ شرف قلب میں ثابت رہے گا یا آندو  
 خطہ کے درمیان رکھتا ہے اور سہل و خفہ سے بھائی کہتے ہیں اگر وہ بت ہو تو اس کے  
 خطہ کے درمیان آئے ایسا ہی دھڑکے کہ قلب میں قرار گیرے گا یا نہ ہو گا  
 میں خطہ ہذا کو مکمل کی کہتے ہیں اور خطہ خبر کہ قلب میں قرار گیرے ہو سکو  
 اگر وہ رعناں کہتے ہیں تاکہ کو چاہے کہ ان میں ہون خطر دان کو سناو کے  
 ورسے اور خطہ رعناں کو گئی رکھے اور ان خطرات کے دور کر کے  
 سے اباب موزہ ذکر سلوک میں بیان کرو گھا جائے کہ یہ قلبیات پہلو  
 ہی ہیں کو طہرہ بر طین ہی اور بر سکو ایک طہرہ عہدہ نہاد ہو ہی  
 رہے ہیں جن سے بھی دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ہر مائے وقد خلقکم  
 و فی صمد دیر الناس من یخلفہ والناس کہ ان  
 سے نہ رہے گا کہ کو پہونہ ہی اگر سہ برائیاں بنادے ساتھ نور  
 رہے گا کہ ہو بہر انشاء اللہ صمدی اللہ  
 کہ وہ کو پہونہ ہی بطور عالم نہ رہے کہنا جو  
 کہ کو پہونہ ہی بطور عالم نہ رہے کہنا جو

یہ خطہ  
 رعناں کہتے ہیں

یہ خطہ  
 رعناں کہتے ہیں

یہ خطہ  
 رعناں کہتے ہیں

یہ خطہ  
 رعناں کہتے ہیں



کی معرفت ہی کہ اس مرتبہ میں تخلیقوا باخلاص اللہ تعالیٰ کے نام سے  
یہ پھر ظاہر ہوتا ہی یہ طور عالم کو غلق رکھتا ہی توروہ ہی کہ صفات اور  
بالکل صفات حق سے مختلف ہوں اس مرتبہ میں عین انصاف فرما ہی  
اور وہ جو صفات حق سے مختلف ہو ہی گویا عین نور ہی اور انواران طہور  
یعنی ذات کا عالم ہی کہ اذ انتہ الفسفر فہو اللہ تعالیٰ کے نام سے  
عالم ذات غلق رکھتا ہی اور عالم ذات صفات کو کہتے ہیں جب یہ عالم  
کو پہنچا اپنی حقیقت کو جو حقیقت انسانی ہی ہونی ہو جیسا کہ حقیقت انسانی  
و جب بعد امکان سادی تھا دلیا ہی اس پر کمال حق سے غلق اور غلو  
حق جب نہ ہو اور گھاہر کر نواں حقیقت انسانی کی حقیقت محمدی ہی چہرہ  
ذات ہی اور ان اطوار کے عروج کا طریق اذ کارین ذکر کیا جائیگا اور طب  
مواضع حضرت خدیجہ کے پانچ وجہ رکھتا ہی کیونکہ یہ قلب تمام قیامت کا  
اور حضرات کا خلاصہ ہی اور حضرت بن ایک وہ جدی رکھتا ہی ایک وجہ  
ساتھ عالم مثال کے رکھتا ہی کو اسطر سے عالم مثال کے اعیان مکتا کے  
اللہ کے علم میں ہیں مناسبت اس کے موافق امتحان حساب فیض لسانی  
اور ایک طرف عالم شہادت کے رکھتا ہی اعتبار سے اوس میں تعریف کرنے اور  
پہنچانے کے ساتھ مناسبت ثابت قاتل اور ایک وجہ اور  
طرف رکھتا ہی کہ روح کے واسطے ساتھ مناسبت اپنے اسما کے

۱۰  
گو کہ یہ ظاہر ہے  
اللہ کے نام سے  
منہج و امجد  
رہتا ہے  
۱۱  
بنا نام نہ  
وہ اند ہے



خلق نہ... کسی ہی تھا اور سکھ روح الروح اور پر کہتے ہیں اور اس روح  
 اس اعتبار سے کہ ظاہر ذات ہی فقط لو کہتے ہیں نہیں جانتا ہوں کہ یہ روح  
 کی نسبت ہر مرتبہ میں بر صفت علیہ ظہور کے نام عیہ لپای اور  
 اسے کہہ رہے ہیں جس کے خدایا نے کہا ویسٹونک عین الروح علی  
 الروح من امس تربا جانتے کہ یہ روح نفس حانی ہی کہ باطن سے  
 نفس کے منتشر ہوئی ہی یہ نفس لعل امر رکھنا ہی یہ تمام ایک امر ہی  
 مہمہ ہوا ہی جو کہ باہر بہا ہی اور سکھ روح الہی کہتے ہیں کہ مخلوق اول سے  
 ال ما خلق الله من نفسی وکذا امر کلام غنی اور کلام اللہ ہے  
 فقیدہ اور صوت کے مخلوق ہی اور اعتبار سے حاصل اور معنوی ہے  
 اور اس میں نفس حانی ہی کہتے ہیں اگر وہ نفس حانی خارج میں ظاہر سے  
 اور کو امر کہتے ہیں اور اگر استعدادیں ظہور کی خارج میں مناسب  
 اس بات کے بخشے تو اس آج اور نفس حانی کو فیض نفس کہتے ہیں  
 کیونکہ اس کی جانی کا ظہور ہی اگر ایمان تابدہ میں استعدادیں بخشے تو اس  
 اعتبار نفس حانی کو فیض نفس کہتے ہیں کیونکہ اس کا مشروطی ظہور  
 اور اس اعتبار سے کہ جامع ہی تمام صفات اور اس کا الہی اور کیا کیائی کا  
 اور سکھ الوہیت کہتے ہیں کہ ظہور اشخاصات کا ہی اور اگر قابلیات سے  
 صفات کے اعتبارات میں موصوفین جو تو اس اعتبار اور سکھ الوہیت کہتے ہیں

اور اس روح  
 کے اعتبار سے  
 کہ ظاہر ذات  
 ہی فقط لو کہتے  
 ہیں نہیں جانتا  
 ہوں کہ یہ روح  
 کی نسبت ہر  
 مرتبہ میں  
 بر صفت علیہ  
 ظہور کے نام  
 عیہ لپای اور  
 اسے کہہ رہے  
 ہیں جس کے  
 خدایا نے کہا  
 ویسٹونک عین  
 الروح علی  
 الروح من امس  
 تربا جانتے  
 کہ یہ روح  
 نفس حانی ہی  
 کہ باطن سے  
 نفس کے  
 منتشر ہوئی  
 ہی یہ نفس  
 لعل امر رکھنا  
 ہی یہ تمام  
 ایک امر ہی  
 مہمہ ہوا ہی  
 جو کہ باہر  
 بہا ہی اور  
 سکھ روح  
 الہی کہتے  
 ہیں کہ  
 مخلوق اول  
 سے  
 ال ما خلق  
 الله من نفسی  
 وکذا امر  
 کلام غنی  
 اور کلام  
 اللہ ہے  
 فقیدہ اور  
 صوت کے  
 مخلوق ہی  
 اور اعتبار  
 سے حاصل  
 اور معنوی  
 ہے  
 اور اس میں  
 نفس حانی  
 ہی کہتے  
 ہیں اگر وہ  
 نفس حانی  
 خارج میں  
 ظاہر سے  
 اور کو امر  
 کہتے ہیں  
 اور اگر  
 استعدادیں  
 ظہور کی  
 خارج میں  
 مناسب  
 اس بات کے  
 بخشے تو  
 اس آج اور  
 نفس حانی  
 کو فیض  
 نفس کہتے  
 ہیں کیونکہ  
 اس کی جانی  
 کا ظہور ہی  
 اگر ایمان  
 تابدہ میں  
 استعدادیں  
 بخشے تو  
 اس  
 اعتبار  
 نفس حانی  
 کو فیض  
 نفس کہتے  
 ہیں کیونکہ  
 اس کا  
 مشروطی  
 ظہور  
 اور اس  
 اعتبار سے  
 کہ جامع  
 ہی تمام  
 صفات اور  
 اس کا الہی  
 اور کیا  
 کیائی کا  
 اور سکھ  
 الوہیت کہتے  
 ہیں کہ  
 ظہور  
 اشخاصات  
 کا ہی اور  
 اگر قابلیات  
 سے  
 صفات کے  
 اعتبارات  
 میں موصوفین  
 جو تو اس  
 اعتبار اور  
 سکھ الوہیت  
 کہتے ہیں

اور غیر مطلق عبارات و مطالبات صفات کے اسکو اہمیت  
 دیتے ہیں کہ ازلیت و اولیت سے تو رکھنا ذرا آسان ہے جو ان  
 مطلق صفات اعتبار پر نہیں ہوتا۔ وہ نسبت کے ہیں و نسبت اور  
 اولیت کے نقل و کتب ہی ہوا کہ اول و الاخر و الاول و الاخر  
 ہو بہو کتب ہی علیہم اور اگر اعتبارات مذکورہ سے روایا کہنا ہمارا رکھنا  
 ہوتا تو اسکو ذات کہہ میرا ذات جنت سے پہلے کہ قبلی جس طرح  
 سے موسوم کہ جس میں جہاں کہ درجہ بہت روز میں رہا اور تھا اور  
 رہا ہے۔ یہ نام طے ہے کہ یہی وہی روح کہ پہلے اور بعد اور اول و آخر  
 سے ذات امر کے ناموں پہلی ہی پہلی جہاں اول و بعد یعنی یہی وہی  
 خلق اللہ آدم علی نبوتہ انہما انہما کے تھے انہما یہ تو یہ اللہ تعالیٰ  
 صاحب سے حق و مرتبہ ہے کہ ہر جہاں کہ رہا ہے۔ وہی وہی کہ چاروں  
 ظہور ذات ہیں اور ذات قدیم ہی اولیت اس سے پہلے کہ ۱۵ جہاں رہا  
 مرتبہ میں مخلوقات کے اس سے پہلے کہ فوت ہو کر جہاں رہا ہے  
 ظہور کیا ہی وہ روح الاوح کہ نہواں اور چاروں جہاں رہا ہے اور نقل کل عتبات  
 بغیر مطلق صفات کے طے شدت ہی اور جس میں جہاں رہا ہے عتبات کے  
 تفصیل طے رہی طے اہمیت ہی اور وہ انہی کا ہے کہ وہاں معصوم  
 طے الوہیت ہی اور الیہ ہی کہ نہواں روح و ذات اب ظہور انہما سے

مفصل طہرات کہ ظل روح انسانی اور کائنات الوہیت ہی اور اوس غبار  
 تمام طہرات کا منبہ ہی ظل نفس کل اور آئینہ واحدیت ہی اور اوس غبار  
 کی اساس ہائے خود بخود کائنات ہی ظل غفل اول اور کائنات صریح ہی اور اعتبار تمام  
 اعتبارات کی اعراض <sup>بجانب</sup> ایک بفر کسی ایک کے غدیہ کے ظل روح الروح اور آئینہ  
 وحدت ہی اور بغیر اعتبار تمام کے صرف نفعاً کہ تمام اعمالات روح  
 شوہر کا سبب روح کے ہر عاقلہ کر کے یکساں بن چکا ہے معجون کے  
 جو اولیاء جیسا کہ آئینہ میں جانی اور کان میں شنوائی اور ایک سے سونگنی  
 دریا میں جولی اور پانی اور نہایت کھانے لہذا ہر حرکات و سکنات پر کر کے  
 درجہ بدرجہ تائید تیر علیہ نام سے ظہور کیا ہی پس معلوم ہوا کہ روح ایک ہی  
 ہی بدی صمدی و معقولات ہے تمام لی ہی اور سہا اوس روح کے کچھ موجود ہیں  
 نہ نام روح کیا خطا کیا اطن او کیا مبالغہ کہ خود ظاہر ہی اور خود مظہر فیم من ہم  
 ایسا ہی باب ترا کہ روح اور قابلیت ظہور و بصیرت کی قابلیت کھائی  
 ہوا ہے اس کتاب کو ظہور و بصیرت کا کہتے ہیں اور اعتدالیت تمام اعتبار ایک  
 آئینہ رفیع اور شہابی لکھن و قلب ایک حاصبت رکھائی کہ جو چیز اور زمین  
 لونی ہی اوس کے حلقہ رنگ لیکر خود وہ عین چیز ہو جائی اور جو کہ اپنے من  
 کا خود ہیں چاہے کہ علقہ صمدی نہ کہ آئینہ دل کا رنگ ہی تو چاہتا ہی کہ حق کو  
 اپنے چہ باس ہی سے ہرگز نہیں باہر لگا جیسا کہ مرغ کا انڈا کہ حقیقت

اور سبکی مرغ میں عین مرغ قبی اندکی صورت سے ظاہر ہو کر اندھیکانام لیا دلو اور  
 اگر اندھیکانام ہی کر اپنے میں مرغ کو پا کر کہ آپ لاد سکا ظہور ہی اس میں  
 ہرگز نہیں پائیگا سوا زردی اور فیدی کے کچھ نہ پائے اگر اسی طرح  
 ہی چند روز کے گندہ ہو جائیگا اگر اندھیکانام ہے راپنے میں مرغ کو پائے تو  
 اپنے کو اپنے مری کے سپرد کرے پس وہ مسطح سے پائتا ہی پر دس کرے  
 اور اگر حرارت اوس مرغ کی اندھیکانام میں تاثر ہے اور اندھیکانام سے اوہلی کھائی  
 تو اس وقت اندھیکانام اپنے میں سوا مرغ کے کچھ نہ کیسے اور راپنے اوس پوت  
 کی جو اعتبار تھا خود بخود دور ہو جائیگی اس اگر تو چاہتا ہی کہ شکو اپنے میں ہے  
 اول پائے صفات ذمیرہ لہری۔ ت کہ ادا زمرہ جونی اور باتی اور حضری  
 تیرے میں ظاہر ہو میں اور ک باز آئے اور دکھواسوی اللہ کے کدورت سے  
 صیقل اور ان رے صفوں سے بار بار فانی کو شش سے عمل نہیں  
 صحبت میں پر کامل کہ نہ مری جیسا کہ اس لہر کو اپنے سے آپ یوں سے  
 باہر آتا اور مری ہو ممکن نہیں مگر صحت اور پر دس میں مرغ کا تہ مری  
 پس تھکا پائے کہ اپنے کو شیخ کامل کے مایہ بہ مایہ اور کچھ فرما  
 تھا کہ اور اپنے غری کو سر اور سینہ رخ دے اور یہ کان کے ورید  
 تہہ کے طریق مایہ مجاہدہ اور ذکر مایہ نکر کے اور مراقبہ ساتھ توجہ تمام کے  
 ایسا مشغول رہے کہ خطرہ غیر نہ آئے و مشاہدہ جامع ہو اور اگر خطرہ غیر آئے





اے ایمان والو! میں نے ذکر اللہ بابت اہم باتیں کہیں ہیں کہ تم میں سے  
 جو شخص ایک شخص کے لئے کوئی دم اتنا سوئے کہ وہ قائل ہو اور ادا  
 کرے جس کی یاد حق کے ساتھ تمام نسوی اللہ سے باری ہے اور جس کی  
 قرب حق حاصل کرے جیسا کہ فرمایا اے اللہ تعالیٰ نے اِنَّ الصَّلٰوةَ تَذَكِّرُنِي  
 عَنِ الْغَفٰلَةِ وَاللُّسْكِ وَلِذٰلِكَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اے ایمان والو! اس پر  
 عمل کرو کہ اپنے میں شعور ہے اور بھی ذکر کے بارے میں کلام میری قریب  
 میں وارد ہے کہ یٰٰ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا اِسْمِ  
 ذِكْرِ مَن تُوْحِدُ تَعَالٰی اور ذکر و اسم ناگزیر آتو۔ اوسکو کہ تمام نسوی  
 سے منہ پھر کر مطلب حقیقی کی طرف رجوع کرے اور جو کچھ کے لئے ذکر  
 لازم ہے اور ذکر اوسکو کہتے ہیں کہ تَصَوُّفِ عَقَابَتِ تَعَالٰی اصل و موجد  
 اول مطلب کے تصور کرے اور اس کے ساتھ تمام مطلب حاصل اور ساکد  
 میں طلب شے و جد فوج پہنچے جو کچھ ذکر ہے  
 مراقب ہو اور ادا اوسکو کہتے ہیں کہ گاہ رکھے اور  
 مطلب حقیقی کے پس مراقب تمام نگاہ کھنڈا سرخ و اور  
 مرید خاص وہی کہ دائم الحال حضوریت کا کوئی گاہ  
 حضوریت میں ایسا مافر کے کہ خود ثابت ہو یا کچھ شخص ہے  
 یہ طرف حق کے مافر نہ گاہ چنگ کے اپنے بد اسو کا حق سے نفس ہو گا

مسائل کو چاہئے کہ اس مراقبہ کو ساتھ فکر و لوح کے نشہ و زکر سے پاک  
 اگر اس مراقبہ کے ساتھ فکر کے چند روز نہ کر تو زہد اور فکری تسلیم اور غفلت نہ  
 اور رضا و صبر بے قصد حاصل ہو اور زہد اور سکوت کہتے ہیں کہ خود پس نفسانی  
 باہر آئے زہد عام وہ ہے کہ بعد حرام کے ترک کر نیکی شہادت میں آئے اور محبت  
 ناشائستہ اور طلب یاوتی سے کہ ضروری ہو پرہیز کرے سالک اور حکو  
 چاہئے کہ درجہ آخرت سے بھی پرہیز کرے کیونکہ درجہ آخرت بھی ساری  
 ہی کہ اَلْذِّیْنَ حَرَّمَ عَلٰی اَهْلِ الْاٰخِرَةِ وَالْاٰخِرَةُ حَرَّمَ عَلٰی  
 اَهْلِ الدُّنْيَا وَهَآ حَرَامَانِ عَلٰی اَهْلِ الدِّیْنِ اَوْ عَلٰی اَیِّکُمْ کُفَّی مِنْ  
 اپنے تمام نام اپنے مالک کے پرہیز کرے اور کسی سے اس کو نظر میں نہ آوے  
 اور سکوت کہتے ہیں کہ نفس کو اپنے تمام وجوہ خضالی کے پرہیز کرے اور اس کے  
 پر حق کے راضی رہے اور قناعت اور سکوت کہتے ہیں کہ انسانی خواہشوں سے  
 باہر آئے اور جو کچھ کہ حق روزی دینا ہی اور پرہیز کرے اور غفلت اور سکوت کہتے ہیں  
 کہ محبت خلق باہر آئے بلکہ تمام عاریت غفلت میں رکھے غیب اور دنیا  
 اور سننا غیر کا اور بولنا غیر کا تمام آفتیں جو اس میں مالک ہو چکر حق سے  
 مجبور رہنے میں اور رضا اور سکوت کہتے ہیں کہ اپنے رضا باہر کے رکھا ہو  
 چاہئے اور ہر اہل سکوت کہتے ہیں کہ اپنے نفس کو قید کر کے شریعت اور عرفیت  
 اور حقیقت کے موافق طاعت کی طرف آئے اور اپنے کو قید کر کے سکوت کہتے ہیں

۹  
 دنیا حرام ہے  
 والا غیر اور آخرت  
 تمام حرام ہے  
 یا اور جو دوزخ  
 حرام ہے  
 دوزخ ہے

شکستہ حال کے لیے اعمال کو بلکہ خطرہ اعمال کو اپنے فطریں سے نکالنا اور غلبہ  
 اور غلبہ ہونا اور مکاشفات غیر بر ظاہر کرے قیہ کرے اور صبر کرے  
 مشغول رہنے سے عجائبات معانی میں جو مکاشفات سے ظاہر ہوئیں  
 اور اگر وہ مراقبہ ساتھ فکر کے بعد آدمی بات کرے جان و دل کی روشنائی  
 سے ایسا یقین حاصل آئے کہ خواہشات نفس کے تمام عیوب پاک پر ظاہر  
 ہوں اور معرفت حق نمود ہو اور جو چیز کہ نہیں جانتا ہی اور پس نہ پہنچا اور مکاشفہ  
 اور سکھائے ہیں کہ انوار تجلیات مانند جسم کے سالک کے دل پر اور ہوتے ہیں اور اگر  
 بغیر نسبت جسم کے سالک کے دل پر ظاہر ہو لیکن وہ نور مخصوص ساتھ جہت کے ہوگا  
 یا ساتھ جہت کے نہیں ہوگا اگر مخصوص ساتھ جہت کے ہو جائے تو وہ معانی اور سکھ  
 شاہد ہوتے ہیں اگر مخصوص ساتھ جہت کے نہ تو اور سکھ معانی نہیں کہ معانی میں  
 تجلیات مانند اور جہت سالک کے دل پر وارد ہوتی ہیں اور دل اپنے تمام مرآتیکہ  
 اور تعلق ماسوی اللہ اور سکھ از رنگ ہیں اور مصلحت اور سکھ از با با او توہ ساتھ  
 مراقبہ کے اور ذکر کی طرز پر ہی اور مراد ذکر سے مذکور گئی ہے ساتھ حضور نبی کے  
 پس جو عمل اور جو فعل کہ اور سبابت مذکور سے حاصل ہوتا ہی وہ بھی فکری اور وہ  
 لاف مذکور ساتھ ثنائے مذکور کے ہوگی یا ساتھ ادب کے کہ موافق آیات کلام اللہ  
 اور احادیث رسول اللہ کے ہو یا دوسری جماعت کہ اولی معانی کے مطابق  
 وہ یا مذکور حاصل ہوتی ہو تو وہ بھی فکری اور ادب ساتھ مذکور نہیں حاصل ہوتی ہی مگر

خصوصیت ہے اور فراموشی سے غور نہ کر کے جس سالک کو چاہئے کہ یاد میں  
 پہچان جائے کہ اسے غور سے غور کر کے بالکل فراموش کر دے کہ کوئی شخص  
 وہ جس کی نفی ہو کہ اسے بغیر ملک نہیں ہی کر دے کہ وہ تمام اسے اسے اسے  
 سو فراموشی کے بغیر ذکر کو نہ پائے اور ہمیشہ خداوند تعالیٰ کے ساتھ رہے اور ہم  
 آفت و فتنہ وغیرہ کا رونا چہا اور نہایت محبت سالکوں کے کرے کہ یہ  
 سالک کو چاہئے کہ اپنی خود کو بھی فراموش کرے کہ کوئی خود کو نہ پائے کہ یہ  
 کائنات کرتے ہیں اور اپنے ذائقہ اور عام خود کو نہ پائے کہ یہ  
 اعتبار کے اعتبار سے معدوم تھے ویسا ہی اب بھی معدوم ہوا ہے کہ یہ  
 بالکل فراموش کرے جب سالک اس مرتبہ کو پہنچے کہ یہ اسے اسے  
 سالک کے قلب پر انوار تجلیات وارد ہوئیں کہ ان انوار کے ساتھ ہر سالک  
 کے عقل و احساس گم ہو جائیں اور سالک اپنے کو اور اپنے ذکر کو فراموش کر دے  
 اور ذکر مذکور ہو جائے اور اس کا ذکر فقہا ذکر متواسی خاص حق کیلئے صبا  
 اپنے کلام میں اپنا ذکر آپ کرنا ہی شہید کہ اللہ اللہ لا الہ الا اللہ  
 اکثر اویا اللہ مرید کو پسے ذکر نفی و اثبات و قرآن میں کہ حدیث میں وارد ہے  
 أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور اس نفی و اثبات میں چار مرتبے ہیں  
 ۱۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۲۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۳۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۴۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 ۵۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۶۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۷۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۸۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 ۹۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۱۰۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۱۱۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۱۲۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 ۱۳۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۱۴۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۱۵۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۱۶۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 ۱۷۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۱۸۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۱۹۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۲۰۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 ۲۱۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۲۲۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۲۳۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۲۴۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 ۲۵۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۲۶۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۲۷۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۲۸۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 ۲۹۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۳۰۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۳۱۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۳۲۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 ۳۳۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۳۴۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۳۵۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۳۶۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 ۳۷۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۳۸۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۳۹۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۴۰۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 ۴۱۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۴۲۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۴۳۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۴۴۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 ۴۵۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۴۶۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۴۷۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۴۸۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 ۴۹۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۵۰۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۵۱۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۵۲۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 ۵۳۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۵۴۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۵۵۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۵۶۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 ۵۷۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۵۸۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۵۹۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۶۰۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 ۶۱۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۶۲۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۶۳۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۶۴۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 ۶۵۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۶۶۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۶۷۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۶۸۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 ۶۹۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۷۰۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۷۱۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۷۲۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 ۷۳۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۷۴۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۷۵۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۷۶۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 ۷۷۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۷۸۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۷۹۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۸۰۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 ۸۱۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۸۲۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۸۳۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۸۴۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 ۸۵۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۸۶۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۸۷۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۸۸۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 ۸۹۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۹۰۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۹۱۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۹۲۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 ۹۳۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۹۴۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۹۵۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۹۶۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 ۹۷۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۹۸۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۹۹۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۱۰۰۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

گوئی دی شہید  
 کہ کوئی شہید  
 کوئی شہید

سنے کہ تمام مراتب سپین مندرج ہر کیونکہ یہ ذکر بخیر کے مانند ہی ہر جا ذکر القلقہ  
 قابل تعلق رکھتا ہے اور ذکر باکبر نفس سے متعلق ہی اور ذکر ابرار اور ذکر  
 عدا و رکھتا ہے اور ذکر ارباب شاہدہ روح تعاقب کتھا ہے اور اس نے ذکر کی لذت  
 میرے متعلق ہی یعنی سالک اس نے ذکر میں لا الہ کے نفی سے تمام موجودات کو  
 نظر سے اٹھاتا ہے اور یہاں تک کہ اے اللہ کے اپنے تمام اعضا و معجزات  
 اور اس کے بعض جانتا ہے اور اپنے پر شاہدہ کرتا ہے اور اس نے ذکر میں تمام مشغول  
 کہ ذکر کی لذت سے اور نفی سے اثبات کی طرف الٹا جاکر اتمام لہجہ ہوتا ہے  
 اثبات جو عارف نے ذکر لا الہ الا اللہ کے معنی شریب پر یہ ہیں کہ نہیں  
 سبوح برحق مگر اللہ کہ تمام صفات کمال جامع ہوا اور حسن و جمال منزہ  
 اور طریقت میں ذکر لا الہ الا اللہ کے معنی یہ ہیں کہ نہیں جو وجود و ذات  
 ممکنات کو مگر وجود واجب الوجود کیونکہ اجماع لغت اور مع وجود کو جو درجہ  
 وجود سے، تاہم ہی وجود و الذات نہیں جانتے ہیں مگر اور مع وجود لا الہ  
 ظہور دیکھتے ہیں جو قائم، لہجے والا اور سکا ہے اور ذکر لا الہ الا اللہ کے معنی  
 حقیقت میں یہ ہیں کہ نہیں ہی وجود ممکن اور واجب کو مگر اور مع وجود کا وجود  
 تین اہل ہی اور ذکر لا الہ الا اللہ کے معنی معرفت میں یہ ہیں کہ نہیں میں قل  
 زلنا تعین جو بعض میں متعین ہوا ہی پھر تھوڑا اس کے سے ال کے ساتھ اس کے  
 سنا ہے جو بیان جو میں اس نفی اور اثبات میں بھی سنا ہے بیان کرتا ہوں

کہ ہر مرتبہ میں نفی اور اثبات ہی ذکر السلفہ حساب سے نفقہ دکھائی سالا لک چاہئے  
 کہ اس فقرہ میں اپنی صحبت و مداد رکھے کہ جس کے ذکر کہے اور جو سنے ذکر سے اور  
 جو دیکھے ذکر دیکھے اور جو سونگے ذکر سونگے اور چھونے سے سوا ذکر کہے  
 کچھ نیا اگر سالا لک اس تک پہنچا تو عالم حساب گذر کے مرتبہ نفس کو پہنچا ہو  
 اور خطہ دنیائی اس فکر کی صحبت ظہور کرے کہ نبطان سہا اور تھاکے  
 گذر نہیں دکھائی اور ذکر با فکر نفس سے عائد دکھائی اس مرتبہ میں لا الہ الا اللہ  
 اللہ تم بہانہ فکر کے ایسا قول ہو کہ لا الہ الا اللہ جو ایفہ نفی ہو جائے اثبات  
 الا اللہ کے کچھ نیا اگر سالا لک اس مرتبہ کو پہنچا تو مرتبہ نفس سے گذر کر مرتبہ  
 اللہ پہنچا ہو اور ذر ذر لا الہ الا اللہ ہو لا الہ الا اللہ کہ دلی حضوری سے تصور  
 کرے اور دلائل اس سے کو اور اپنے صفات کو عیاں و متغای کے ساتھ بط  
 ویز ذکر لا الہ الا اللہ میں انتہا معلوم ہو کہ حرف استثناء الہی کہ لا الہ الا اللہ میں نہ  
 لا ہو جا اور سوا اللہ کے کچھ زبے اگر سالا لک اس مرتبہ کو پہنچا تو خطہ لکونی  
 سے گذر کر مرتبہ دلطی کر کہ مرتبہ رو تک پہنچا ہو اور ذکر روح ہم ذات جو  
 اللہ ہی اور اللہ ذات جامع جمیع متغای اور الف لام تعالیٰ اور اسما اور صفات  
 کی طرف اشارہ ہو اور ذات کی طرف اشارہ ہی پس سالا لک کو چاہئے کہ ذکر اسم  
 اللہ میں اتنا مشغول ہو کہ الف لام بھی کہ اللہ میں ہی لا ہو جا اور سوا اھو  
 کے کچھ زبے اگر ذکر اس مرتبہ کو پہنچا تو خطہ دار ہو جا اور مرتبہ روح سے گذر کے

کہ جس کو چاہے وہ چھوڑ کر بھی میں اس کا ہو کہ خود کو برباد کرنا اس کے لئے  
 چھوڑ کر اگر اس میں شہ سے مرنے کی ہمت ہے تو یہی ہے کہ جس کو چاہے وہ خود کو  
 برباد کرے کہ خود کو برباد کرے جو ساتھ میں ظاہر کے اس کے لئے کہ لا الہ الا اللہ محمد  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کہ جو کہ فکر و محنت سے اس کے لئے کہ جو کہ  
 و ما یستدکیر الا اولو الالباب اب فکر و معلوم کر کہ وہ نفس سے غلبہ ہو  
 جو اور فکر و ہوشیاری غلبہ ہو کہ تا طالب مطالب معلوم کر معلوم کرے تو اس کے  
 وہ ہے کہ اس کے لئے کہ وہ سب آفاق کے لئے کہ کو بہشت حادہ الی کے لئے کہ تو اس  
 کے لئے اور لذات و ہنوز اخروی لذت و بہشت بران کو موت کے مشاہدہ سے  
 پس ہو کہ تو نظر رکھے اور احوال و قیام ایشیہ پر فکر کرے اور غنی ہمارے کی اور  
 فقر کا غلاب اور اس کا آرام اور غلاب و دوزخ اور جہنم بہشت کو غور کرے  
 دنیا کو فانی سمجھ کر بے امانی کو نیک عمر و عیال کرے اگر زبان باریک  
 سبیل ہو تو فکر حقیقت اور ہر آسان ہوگا پس ہر ملک کو چاہئے کہ اس  
 افعال و صفات کو جس کے افعال و صفات سے بدل کرے کہ یہ افعال جو بہشت  
 قلوب ظاہر و باطن ہیں سو اگر کتب قلبیہ کے حرکت نہیں کرتے ہیں اور اس کے  
 سو آتو جو روح کے حرکت میں نہیں آتا ہی اور جو روح ظاہر و باطن ہے اس میں  
 ہے احوال و صفات کے اور ظہور و انقباض کا اما اور صفات سے اور اس کے صفات و احوال  
 پس معلوم کر کہ یہ افعال میں جس سے ظاہر ہو میں صبا کہ لا یستقر فی ذرۃ

یہی ہے کہ جو کہ  
 اس کے لئے کہ  
 اس کے لئے کہ



اَلَا بِاِذْنِ اللّٰهِ لَكَ خَيْرٌ وَّ شَرٌّ مِّنْ اللّٰهِ فَكُلْ اِذَا يَمَانٌ يَسْأَلُكَ  
 چاہئے کہ اس عروج اور نزول میں اتنی صداقت کرے کہ خطرہ بفرما نہ کرے اگر  
 خطرہ آیا تو اس خطرہ میں بھی ساتھ فکر کے ساتھ ہو کہ جو کوئی کام مراد ہو میں اس  
 میں اپنے خطرہ جو دلیں ظہور کیا ہی غیب سے بے مادہ ظاہر ہو کر اس وقت تو یہ ایک  
 چیز کی طرف کرے مادہ چیر خیال و ہم کے حساب سے دھن صورت باندھے  
 وہ جو صورت بندھی ہی فعل میں آئے تھک جائے کہ اور خطرہ میں کام کرے  
 ساتھ فکر کے معلوم کرے اور وہ خطرہ جو فعل میں آیا ہی جسم ہی اور وہ جو دل  
 میں صورت نہ بھی ہو مثال ہی اور توجہ روح کا لازمی خطرہ کے ظہور یا بدلتا  
 ہی جو عالم امر ہی اور مادہ ارادہ ترک او کو بخلی حافی اور نفس حافی کہتے ہیں  
 پس سالک کو پائے جو کچھ کہ اپنے تالیف ظہور کرے یا دین صورت بندھے  
 اس کو بخلی جن جانے اور اگر یہ فکر کمال ہو ہو بھی تو نوید چک قلب لک  
 ہو کہ اور غرض سے ایک طلب اور شوق زیادہ ہوتا ہی اور لکوفین حاصل  
 رہتا ہو چاہئے جو کچھ کہ فکر سے پایا ہی اور ہر مراقب ہو اور مراقب او کو کہتے  
 ہیں کہ نگاہ رکھے شہود دھتکہ ہاتھ حضوریت قلب کے ظاہر و باطن میں سمیت  
 او کی ہو گئے رہے اور نفقہ او میں رہتا ہو آیت اور حدیث کہ  
 توحید پر دلالت کرتا ہو اور ہر مراقب ہو طریق مراقب کا بندہ کی ہر گز راہ  
 فکر اور قلب نام خطرات ماسوی اللہ سے نگاہ رکھ کے غیبی امور مثال کیا

کی صورت میں حاضر رہے لیکن اس میں مراقبہ میں فرمان اور خدمت شیخ کی لازم  
 تھا اور شرطیں یہ تھیں کہ حق سے تمنا لینا اور دنیاوی چیزوں پر التفات نہ کرنا  
 اور غیر کا تعلق دل سے دور کرنا اور ہمیشہ بیدار رہنا اور پیشانی پر رکنا اور اکل  
 بمقدار غذا اور صدق خیال ضرورت کے موافق اور پاک بدن اور زبان اور آنٹی  
 ذلت اختیار کرنا کیونکہ اس دنیا کا خنکاد سوکے غافل کرنا ہی اور باز کرنا  
 ہی مایوسی سے بلکہ مرید کو چاہئے کہ اس دنیا کی محبت سے ہر روز ہو کر سر کی  
 لازمات میں مشغول رہے تا یا د حق غالب ہو اور برکت سے کس پر رحمت اور  
 ہدایت پا اگر سرچا ہر ذمہ سے تصور پر ہر کے صورت کا دلین لیکر گوشت نشینی ختم  
 کر لے کر آوی ونبوی اور خطرہ ماسوی اللہ کو جو دین ہے شاد ہے ہر کے  
 اور مدد دے دیکھا دیکھ کر کہ کیونکر آرزوی دنیا وعدہ شیطانی ہی جو مغروری  
 سے وہم ہے ہی اور یہ وہم شیطانی فقر سے حق اور ہوت کے غافل کرنا ہی  
 اور تعلق ماسوی اللہ کا شرک ہی خصوصیت حق سے دور کرنا ہی آمد طلب کرنا ہے  
 کہ ہمیشہ بھوکھا رہے مگر اکل حلال غذا کے موافق کیونکہ سبزی ٹھیک کی شہوت  
 اور کھوشی کو زیادہ کرتی ہے اور تعلق عباد اور راہ و الحام کو بند کرتی ہے اور  
 کشادہ کرتی ہے سوئے شیطانی کو اور غلبہ کرتی ہے خواب کو اور عبادت میں  
 شمشینی پیدا کرتی ہے اور نیند حواس کو خواب کرتی ہے اور فراہمی کو ظہر  
 کرتی ہے اور غلبہ انسانی کو ضعف جو انی بخشی ہے اور ہر گز سے راہ شیطانی

بند ہوئی ہو اور دل الیہ صفات ہوا کی سیطان کے مکر و باغ اور اس میں  
 دور ہوئی ہو پس مراتب کیلئے یہ شرط واجب ہے کہ ہر مرتبہ میں  
 تعالیٰ و تقدس نے دائرہ عالم کے طرف لاجعہ احوال کے  
 واقعہ ملتوا استکبار ذکر و اعتبار فی الحساد کم تشریف دیا ہے  
 عیاناً یحضر القلب یعنی ہر مرتبہ کے ذکر ہو تو ہر مرتبہ کے ذکر  
 مگر وہ کو ہر مرتبہ کے ذکر ہو تو ہر مرتبہ کے ذکر ہو تو ہر مرتبہ کے ذکر  
 ہر مرتبہ کے ذکر ہو تو ہر مرتبہ کے ذکر ہو تو ہر مرتبہ کے ذکر ہو تو ہر مرتبہ کے ذکر  
 سالک کو چاہیے کہ مراقبہ میں اپنی ہستی اور صفات اور افعال کو حق کی  
 ہستی اور صفات اور افعال جانے تا قرب نوافل اور قرب ذرائع اور  
 شاکف ہو اور قرب نوافل اور صفات میں کہ اپنے سے جتنے طرف چاہے  
 اپنے اپنی ہستی اور صفات اور افعال کی ہستی اور صفات اور افعال کو علم ہو  
 کے ہستی اور صفات اور افعال کی ہستی اور صفات اور افعال کی ہستی اور صفات اور افعال  
 میں اور پچاننا ظہر کا تغیر میں بیان کر چکے ہیں جب سالک اس مرتبہ کو  
 پہنچا تو بعد اس مرتبہ کی نہایت کے او کو سالک مجذوب کہتے ہیں جس کا  
 مَا رَأَيْتُ شَيْئًا إِلَّا وَرَأَيْتُ اللَّهَ بَعْدَ آدْرَبِ قَرَابَةٍ أَوْ مَعَهُ  
 کہتے ہیں کہ حق سے اپنے طرف آئے ہیں جو صفت اور فعل کے سالک کو

[illegible]

یہ اظہار ہے کہ ایک مراقبہ شہودی ہے جس میں آدمی اپنے تمام حواس و اعضا کو  
 اپنے کو سالک اپنے کو اور تمام موجودات کو نیست جا اور سوا وجود حق کے کچھ  
 ملاحظہ کرے پس بواقعی ہر مرتبہ کے مراقبہ سے سالک پر ایک حالت کشف  
 ہو جاتی ہے جس کو کاشف کہتے ہیں اعتدال مراقبہ میں سالک کا علم ایسا کشف ہو کہ ہستی کو حقیقی  
 تمام شے یا میں پاکر حق تعالیٰ کی طرف میں کرے اس کاشف کو کاشف علی کہتے ہیں اور  
 اعتبار مراقبہ شہودی کے تجلی مشہود ہی سالک کے دل پر وارد ہوتی ہے کہ اس  
 حال میں سالک اور حق تعالیٰ کے نور کو مانند احسام کے دیکھتا ہے اور اس نور کو حق  
 جانتا ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام نے نور کو مانند آتش کے دیکھا اور اوارانی انا  
 اللہ لا الہ الا انا سنا اور اس آواز کو تصدیق کر کے حق پایا اگرچہ حق  
 منہرہ ہی صوت و صورت کے لیکن سالک کو اس طرح کشف اور جاننا درست ہے  
 کہ اس حال میں وہ نورنا سب سے جہاں سالک کے ظہور کیا ہے اور سالک اور  
 تجلی کے نور کو حق جانتا ہے اور یہ حال سالک پر کبھی نہایت کبھی نہیں رہتا ہے اور یہ  
 مراقبہ میں پہلا مرتبہ کاشف کا ہے اور اگر یہ حال سالک پر ہمیشہ رہے اور سالک  
 تمام شے یا کو حق دیکھے نہ دوسرا مرتبہ کاشف کا ہے لیکن جب سالک اپنے حال کو  
 ظاہر کرے تو اس حال سے بادرے مَعَآذِ اللہ منہرہ درگزر اور مراقبہ شہودی  
 کے تجلی وجود ہی سالک پر وارد ہوتی ہے کہ اس میں جس سالک کی نظر  
 بھل نہیں رہتے اور سالک اس نور کو بے شبہ اور عیناً دیکھتا ہے اور ہستی حق

ملاحظہ کر  
 عین الوجود  
 نورانی

چنانچہ سائنس کا شفق کا زمانہ شاید ہی کی اور اس مرتبہ میں سالک کے  
 ہستی حق کے کچھ نہیں سمجھتا اور شاید وہ اسکو کہنے میں کہ نظر میں سالک کے  
 نفس جبر کا محجب رہے اور سالک حاکم کو بغیر حجاب کے دیکھے لیکن جبر سے  
 بیکے مشاہدہ کرے کہ اس کا اور صفات کلی جہت ہی نہیں بلکہ کور و جود ہی  
 ساتھ اعتبار صفا مشروط کی دیکھے یا ساتھ اعتبار صفات سلبی کیا ساتھ  
 اعتبار جامعیت و دوگونہ کے مشاہدہ کرے اگر تجلی و جود ہی ساتھ اعتبار صفا  
 مشروط کی کے دارد ہو تو سالک حاکم ساتھ صفا مشروط کی کے مشاہدہ کرے اور  
 کبھی اس مرتبہ میں شروع و مجازی سالک کو نظر آتے ہیں یہ مشاہدہ کی ابتدا اور  
 مداومت اس تجلی کے سالک عین صبح میں قرار لے اور اگر تجلی و جود ہی ساتھ  
 اعتبار صفات سلبی کے سالک کے دل پر وارد ہو تو سالک ذات حاکم منزہ تمام  
 نقد و اور کہ تون سے مشاہدہ کرے اور اعتبارات تعقیدات کے نظر سے سالک  
 دور ہوں اور یوم خلقت کے رایل ہوں اس مرتبہ میں سالک اپنے شہو کو کسی کو  
 بیان نہیں کر سکتا کیونکہ سالک بعد فنا ہونے اور حاطقت کے صفا نقد کرے  
 متصف ہو کر حاکم بعد صفات اور کثرت نقیضات منزہ مشاہدہ کرنا ہی اگر  
 تجلی و جود ہی ساتھ اعتبار جامعیت کے وارد ہو سالک اپنے سے گد کر حضرت  
 صبح و شام شرف ہو تا ہی اور اپنے کو کسی طور نہیں دیکھتا ہی اور اور حال میں  
 سادہ صفا ہے کو نظر آتا نہ سالک کی بطرح اور ہر حال میں نام نہی

[illegible]

دیکھ لیکن جب یافت فائیت کی نہیں ہو اور نہ نور فاکا بالکل نہیں ہے اے کونو فاکا  
 جسے میں اس مرتبہ میں فائیت کی شہور پر سالک کے غالب ہو اور باقی رہے  
 سالک کو علامہ میں فی حقیقت پس جبکہ حقیقی چاہے کہ سالک کے اسرار  
 باقی کہے تو اپنے نور ذاتی سے باقی کو لے اور فاکا اذ سکولتے ہیں کہ قیام  
 حقیقیہ تعالیٰ کا تمام شیا پر دیکھا ہو یعنی ہستی کو حق کے ہر شئی پر تمام حوال  
 و اوقات میں دیکھے اور رویت حق سے کوئی شئی حجاب نہ ہو اور رویت  
 سے رویت حق ہی حجاب نہ ہو لیکن شیا کو معدوم محض اے شکوہ و رخصت  
 اور یہ عظمہ ایت تو میں بن قائم اہل نگین و آویزوں اے کو کہتے ہیں کہ ہر بین  
 شہور یہ رخصت کے رنگ اوس صفت کا لیا رہے اور وہ صفت اوس حال میں  
 سالک پر فہم کرے اس مرتبہ میں سالک اے کالامع ہو اسی ذیل کل یوم صوفی  
 شأن اسی حال مراد ہے اور نگین سالک فرار لیا ہو اپنے انصاف میں ساتھ ہوا  
 اذینا کے اور شہور و فائیت کے فائیت سے اس مقام میں سالک کا اختیار ہو  
 جس صفت کے لیے متصف ہو اوس صفت کا اثر ظاہر کرے اور جو کچھ نہ ہے  
 ظاہر کرے اے مرتبہ میں حال سالک کا نام ہو پس سالک صفت اخلاقیہ سے  
 اخلاقیہ سے متعلق ہو اور ان مراتب کو اجمالاً سمجھتے ہیں۔ ان میں  
 منصف و سلوک کے وقت خوب روشن ہوگا لیکن ان میں فہم کے پاس نہایت نزد  
 کتہ میں اپنے شیعہ کا مشاہدہ کیونکہ معاینہ اوہ شامہ اور کا شفقہ حاصل ہے



ہوتا ہی گزرتا رہے اور مراقبہ کو ذکر و فکر و ریاضۃ الہیہ کیساتھ نہ کرے  
 افسانہ ہوا مانتہ کہ حاکم صاحب نہیں ہوئی تو اور نہ لگے نہ نہر طالع بشری نہ  
 نہیں یا ہرگز لکھنے حواس ظاہری اور باطنی کے واسطے اس طرح نہیں ہوا  
 کو آدھ اس باطنی ہیں یا جاتا ہی گزرتا اور مثال اور مطولت میں اس میں  
 لذت بنا ممکن نہیں مگر انتقاد تمام ہر کامل کی کثرت صحبت سے بندہ کی پائانی کہ  
 موقوف اور شغل مراقبہ کا شہدہ مشاہدہ سمایہ کے ظاہر ہوتا ہی یا بخود ہی  
 ہو کے قنایت حاصل آئے اور برتری نصیب آئندہ ذات و صفات ہر کار کا  
 مسودہ و الوہیت کے اور باطنی و سوانہ و ہوت کیوں کہ پر طوین جن سے ظاہر  
 نہیں ہر یہ کہ ساتھ ہی شہید کے آئندہ اپنا کس سے چاہے کہ مریدانی و اس ظاہر  
 کو چہ کہ ظاہر میں ایسا سو کرے کہ آنکھ میں بھر کر کی صورت کے ایک کانیں پر کی  
 اور ان کے خواہش اور زبان بر کی یاد کے سوائے کہ ہے بلکہ ہیں ہو پر کی  
 یا تو میں ہے اور ہر کے خیال کے سوا اور سر انیال نہ کہے اور اپنے دلوں مقابلہ  
 ہر کے دل نے ملکر ہر کے دل میں جو مشاہدہ کرے جب عقاب کمال کو  
 ہو چکے وہ تو الوہیت و نوریت جو پر دل ہی چکے اللہ مریدانہ اور ہر  
 جیسا آئندہ قلوب کے مقابل ہے اور نور ان کا اندر سے پس چر آئندہ کے  
 مقابل آئے آئندہ اور ہر نور کے لئے اور اسکو بھی نور کے ساتھ کمال  
 ہی کہ نور آئندہ اور جہ مرید پر کے نور کے نور ہو تو وہ نور کے ساتھ

کیا میری کو تمام حلال دیتا ہے اور میرا اور اس میں کے جان نبواہ اور نبی کے  
 نہیں رہتا ہے اور اس نے سے خود کو دیکھے انگریز گمان کر کہ پری یاد خدا اور  
 کی یاد بہتر ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد حق اور رسول حق تھے اور پر  
 متابعت اس رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کمالیت کو پہنچا محمد رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم ظل وحدت ذات تھے اور میرا نہیں پر حق رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم پس پری یاد رسول اللہ کی یاد ہے اور یاد رسول عین یاد حق ہے چنانچہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز معاذ رضی اللہ عنہ سے پوچھا اے معاذ تمام  
 شب تو کیا کرتا ہے معاذ عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایک حصہ شب آپ پر درود  
 پڑھتا ہوں اور تین حصہ شب خدا تعالیٰ کی یاد کرتا ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم فرمایا کہ اے معاذ اگر ہو سکتا ہے تو درود زیادہ کر بعد چند روز کے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ سے پھر وہی استفسار فرمایا معاذ عرض کیا  
 کہ یا رسول اللہ آدھی شب آپ پر درود کہتا ہوں اور آدھی شب یاد حق  
 کرتا ہوں بعد رسول علیہ السلام کہا اے معاذ اگر ہو سکتا ہے تو درود زیادہ کر کہ  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد چند روز کے وہی سوال کیا معاذ نے کہا  
 یا رسول اللہ تین حصہ شب آپ پر درود بھیجتا ہوں اور ایک حصہ شب  
 خدا تعالیٰ کی یاد کرتا ہوں پس رسول علیہ السلام فرمایا یا معاذ اَصْبَحْتَ  
 قَائِمًا یعنی پہنچا تو جواب کو پس لازم کرے تو مداومت کو اور دوسری

مکہ و مدینہ من رانی فساد و فتنہ و آشوب و خونریزی  
 کے شہادوں کے فائدے معلوم کر کے شہادہ سے چشم چار کی مکمل  
 طرأت جو اندہ جام کے بن مرید کی نظر سے دور ہو ہیں اور شہادہ سے  
 دل کے برے افعال نیک افعال سے خود بخود برکتی ہیں اور اس عمل کے مرید کے  
 تمام افعال بد و صفا پر کے افعال اور صفات ہوتے ہیں اور اگر مرید کو اپنے پر  
 شہادہ کرے کہ انا ظاہر پیر کا ظاہر ہو و انا باطن پیر کا باطن ہو تو اس پر  
 کی کثرت سے نامی یا سوی اللہ اور کے اظہار سے درمخو و خود بخود کمال  
 اور وہ جو پیر میں ہوں ان کی کدشت اور پر کے اور شہادوں کی اللہ سے کدشت  
 معلوم ہوگی لیکن مرید کو چاہئے پیر کے ان شہادہ و نہیں پیر کی ابتدا و صحت کے  
 اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْمِنُوْنَ اِنْ شَاَءَ اللّٰهُ یُفْعَلْ لَّہُمْ اَمْرٌ کَبِیْرٌ  
 صحت پیر کا دل سے مرید کا ایسی روشنی یا کہ اولیٰ کمال الہی کے جہاد و

مکہ و مدینہ من رانی فساد و فتنہ و آشوب و خونریزی کے شہادوں کے فائدے معلوم کر کے شہادہ سے چشم چار کی مکمل طرأت جو اندہ جام کے بن مرید کی نظر سے دور ہو ہیں اور شہادہ سے دل کے برے افعال نیک افعال سے خود بخود برکتی ہیں اور اس عمل کے مرید کے تمام افعال بد و صفا پر کے افعال اور صفات ہوتے ہیں اور اگر مرید کو اپنے پر شہادہ کرے کہ انا ظاہر پیر کا ظاہر ہو و انا باطن پیر کا باطن ہو تو اس پر کی کثرت سے نامی یا سوی اللہ اور کے اظہار سے درمخو و خود بخود کمال اور وہ جو پیر میں ہوں ان کی کدشت اور پر کے اور شہادوں کی اللہ سے کدشت معلوم ہوگی لیکن مرید کو چاہئے پیر کے ان شہادہ و نہیں پیر کی ابتدا و صحت کے اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْمِنُوْنَ اِنْ شَاَءَ اللّٰهُ یُفْعَلْ لَّہُمْ اَمْرٌ کَبِیْرٌ صحت پیر کا دل سے مرید کا ایسی روشنی یا کہ اولیٰ کمال الہی کے جہاد و

مکہ و مدینہ من رانی فساد و فتنہ و آشوب و خونریزی کے شہادوں کے فائدے معلوم کر کے شہادہ سے چشم چار کی مکمل طرأت جو اندہ جام کے بن مرید کی نظر سے دور ہو ہیں اور شہادہ سے دل کے برے افعال نیک افعال سے خود بخود برکتی ہیں اور اس عمل کے مرید کے تمام افعال بد و صفا پر کے افعال اور صفات ہوتے ہیں اور اگر مرید کو اپنے پر شہادہ کرے کہ انا ظاہر پیر کا ظاہر ہو و انا باطن پیر کا باطن ہو تو اس پر کی کثرت سے نامی یا سوی اللہ اور کے اظہار سے درمخو و خود بخود کمال اور وہ جو پیر میں ہوں ان کی کدشت اور پر کے اور شہادوں کی اللہ سے کدشت معلوم ہوگی لیکن مرید کو چاہئے پیر کے ان شہادہ و نہیں پیر کی ابتدا و صحت کے اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْمِنُوْنَ اِنْ شَاَءَ اللّٰهُ یُفْعَلْ لَّہُمْ اَمْرٌ کَبِیْرٌ صحت پیر کا دل سے مرید کا ایسی روشنی یا کہ اولیٰ کمال الہی کے جہاد و

تمت کہ تمام مراتب و حالات میں مکاشفہ ہو میں بالتحقیق

معلوم ہو کہ حق تعالیٰ کتاب مطیع ہذا کے نام پر یہ کیا گیا جو اور داخل حق تعالیٰ  
 ہوئی ہی کہ وہی جب بغیر اجازت مطیع تصدیق کا غیر ان میں سے کسی سے منکر نہ ہو  
 مطیع غوثیہ واقع کو چاہے اگر شاہ محمد جام بازار ساسی پیر یا الدین جانا کر کے  
 محمد نظام الدین صفا در کتب کی دکان واقع ہو کر نظم کیا در اس کے خیر کے

الراحم الامم الشہر مہتمم مطیع غوثیہ شاہی الدین رضی اللہ عنہ

